بسم اللہ الرحمن الرحیم

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ماہنامہ اُردو

ریویو آف ریلیجنز (قادیان)

یعنی

دُنیا کے مذاہب پر نظر

نمبر ۹

علی محمد اجمیری

بابت ماہ شعبان سنہ ۱۳۶۶ھ مطابق ماہ ستمبر سنہ ۱۹۴۷ء

ماہ تبوک ۱۳۲۶ھش

جلد ۴۰ عدد ۹

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مقاصد و قواعد رسالہ

رسالہ ریویو آف ریلیجنز (اُردو) سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے سنہ ۱۹۰۲ء میں حسب ذیل مقاصد کے پیش نظر جاری فرمایا تھا:-

غیر مذاہب کے مقابلہ میں اسلام کی فوقیت ظاہر کرنا۔

مخالفین اسلام کے حملوں کا جواب دینا۔

صحیح اسلامی عقائد کی اشاعت و تعلیم دینا۔

یہ رسالہ ہر انگریزی ماہ کی یکم تاریخ کو قادیان دارالامان سے شائع ہوتا ہے۔ اگر پندرہ تاریخ تک کسی خریدار کو رسالہ نہ ملے، تو بروقت شکایت موصول ہونے پر رسالہ دوبارہ ارسال کیا جائے گا۔

رسالہ کی سالانہ قیمت اندرونِ ہند تین روپے، اور بیرونِ ہند چار روپے ہے، طلباء اور غیر احمدی اصحاب سے رعایتی قیمت اڑھائی روپے لی جاتی ہے۔

خریداران کو دفتر سے خط و کتابت کرتے وقت نمبر خریداری ضرور لکھنا چاہیئے۔ ورنہ عدم تعمیل یا تعمیل میں تاخیر کی ذمہ داری دفتر پر نہ ہوگی۔

ترسیل زر اور تمام دفتری امور کے متعلق خط و کتابت بنام مینجر ہونی چاہیئے۔

یہ رسالہ جماعت احمدیہ کا ایک ہی قومی اُردو ماہنامہ ہے، بوجہ علمی مجلہ ہونے کے اس کے فائل محفوظ رکھے جاتے ہیں، اور ایک وسیع علمی طبقہ کی نظر سے گذرتا ہے۔ اس لئے اس میں اشتہار دینا مفید ہے۔ نرخنامہ اشتہارات حسب ذیل ہے:-

تعداد	ایک ماہ	تین ماہ	چھ ماہ	ایک سال
ایک صفحہ	تیس روپے	اٹھتّر روپے	ایک سو چوالیس روپے	دو سو ستّر روپے
نصف صفحہ	اٹھارہ روپے	اڑتالیس روپے	چوراسی روپے	ایک سو پچاس روپے
ربع صفحہ	بارہ روپے	تیس روپے	چوّن روپے	نوّے روپے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللهِ)

هُوَ الَّذِيْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ

ماہنامہ

ریویو آف ریلیجنز

(اردو)

یعنی

دنیا کے مذاہب پر نظر اور اہلِ مذاہب کا تشحیذ الاذہان

جلد ۴۰ | ۸ شعبان سنہ ۱۳۶۰ھ مطابق یکم ستمبر سنہ ۱۹۴۱ء | نمبر ۹

فہرست مضامین

اداریہ	ص ۲	ایڈیٹر
پیغمبرِ اسلام کی شادیاں	ص ۱۵	جناب پنڈت دیداس صاحب گوسوامی بی۔اے ایل ایل بی وکیل ہائیکورٹ جموں
ختمِ نبوت	ص ۲۶	حضرت مولانا غلام رسول صاحب فاضل راجیکی
حضرت مسیح ناصریؑ کی کشمیر میں آمد	ص ۳۲	مولوی عبدالواحد صاحب مدیر اخبار "اصلاح" سرینگر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اداریّہ:۔

موجودہ جنگ اور اسلامی ممالک اس وقت سرزمینِ روس یورپی جنگ کا سب سے بڑا میدانِ کارزار بنی ہوئی ہے۔ جرمنی کو روس پر حملہ کئے دو ماہ کا عرصہ گزر چکا ہے۔ یہ جنگ جس مرحلہ پر پہلے ہفتہ میں تھی، قریبًا اسی پر آج (۲۰ اگست کو) ہے۔ اس میں کوئی خاص اور اہم تبدیلی رونما نہیں ہوئی۔ ہٹلر اور اس کے ساتھیوں نے یہ سمجھا تھا، کہ روس کو فتح کرنا چند ہفتوں کا کام ہے۔ چنانچہ چھ اور بعض اعلانات کے مطابق آٹھ ہفتے کا وقت بھی مقرر کر دیا گیا تھا۔ مگر آج حملہ ہوئے نواں ہفتہ شروع ہے، اور جرمنی کی فتح کے کوئی آثار دکھائی نہیں دیتے۔ روسیوں نے جرمنی کا اس جوانمردی سے مقابلہ کیا ہے، کہ جرمنی کی فتح اب بہت حد تک ایک امرِ موہوم معلوم ہوتی ہے۔ کم از کم اس کی فوری فتح کا کوئی امکان نظر نہیں آتا۔ اور کسی محاذ پر جنگ کا طول کھینچنا جرمنی کے لئے سب سے زیادہ نقصان دہ ہے۔

جرمنی کا خیال تھا، کہ جس طرح فرانس کو چند ہی روز میں مغلوب کر لیا گیا تھا، اسی طرح روس بھی زیادہ دیر تک مقابلہ میں نہ ٹھہر سکے گا۔ مگر روسیوں کو ستمبر ۳۹ء سے جون ۴۱ء تک، پونے دو سال کی جنگ کا بنظرِ غائر مطالعہ کرنے کا موقعہ مل گیا، اور انہوں نے جرمنی کی کامیابی کا راز معلوم کر کے اپنی حفاظت کا سامان کر لیا۔ اس میں شک نہیں، کہ جرمنی کو روس پر یکدم حملہ کرنے کی وجہ سے کچھ پیش قدمی کرنے کا موقعہ مل گیا، اور وہ روس کی سرحدوں میں داخل ہو گیا۔ مگر جونہی روس نے مدافعت شروع کی، اس کی پیش قدمی رک گئی۔ اور اب جو پیش قدمی جرمن فوجیں کر رہی ہیں، وہ ایسی نہیں، جس سے یہ کہا جا سکے، کہ جرمنی روس کو شکست دینے میں جلد کامیاب ہو سکیگا۔

جرمنی نے گذشتہ دو سال کے عرصہ میں یورپ کے پندرہ مُلکوں کو فتح کیا ہے۔ ان میں سے کسی محاذ پر بھی حقیقی معنوں میں اس کی مزاحمت نہیں ہوئی۔ اس وجہ سے جرمن فوجوں کی دلیری اور قوت، کا جہاں دوسرے ممالک کی فوجوں پر رعب طاری ہو گیا تھا، وہاں خود جرمنوں کے حوصلے بھی بہت بڑھ گئے تھے۔ اور یہ دونوں چیزیں کسی فوج کی کامیابی میں وہ کام کرتی ہیں، جو کوئی دوسری چیز نہیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah
کرتی۔ مگر اب روس کی مزاحمت سے ایک طرف تو جرمن فوجوں کے ناقابل تسخیر ہونے کا رعب جاتا رہا ہے، اور دوسری طرف جرمنوں کے حوصلے بھی پست ہو رہے ہیں۔ چنانچہ پچھلے دنوں جرمن سپاہیوں اور جرنیلوں کے ایسے بیانات اخبارات میں چھپتے رہے ہیں، جن میں انہوں نے یہ اقرار کیا، کہ ہم ایک خطرناک دشمن کی شدید مزاحمت کی وجہ سے صبر آزما حالات میں سے گذر رہے ہیں۔ اصل بات یہ ہے کہ روس کی طاقت کا صحیح اندازہ کئے بغیر ہٹلر نے اس پر حملہ کر دیا۔ اور اب یہ جنگ اسے سخت مہنگی پڑ رہی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ بہت سے جرمن فوجی ماہرین روس سے جنگ چھیڑنے کے سخت مخالف تھے، مگر ہٹلر نے ان کی ایک نہ سنی، اور جس نے ذرا آواز اٹھائی، اُسے علیحدہ کر کے قیدیوں کے کیمپوں میں بھیجدیا، اور یا نظر بند کر دیا۔

روسیوں کے ڈٹ کر مقابلہ کرنے سے جرمنی کو جان و مال کا نقصان بھی بہت ہو رہا ہے، مگر سب سے بڑا نقصان، جو اس جنگ میں جرمنی کو ہوا ہے، وہ یہ ہے، کہ ایک تو اس کی فوج کا رعب جاتا رہا ہے، اور دوم اس کی فوج کے حوصلے پست ہو رہے ہیں۔ اس کے علاوہ برطانیہ ہوائی حملوں سے برلن اور دیگر جرمن مقبوضہ علاقوں پر بمباری کر کے شدید نقصان پہونچا رہا ہے۔ نیز برطانیہ کو تیاری کرنے کی مہلت بھی مل گئی ہے۔ تاہم ان نقصانات کی اہمیت دنیا کی نگاہ میں کم ہو جاتی، اگر اُسے روسی محاذ پر کوئی خاص کامیابی حاصل ہو رہی ہوتی۔ لیکن یہ بھی نہیں ہے۔ کیونکہ ابھی تک دو ماہ کی شدید کوشش اور متواتر نئے طوفانی حملوں اور نئی مہموں کے باوجود وہ روس کے کسی اہم مقام پر قبضہ نہیں کر سکا۔ بحر ابیض سے بحیرہ اسود تک دو ہزار میل کے لمبے محاذ پر جنگ ہو رہی ہے۔ اور جرمنی روس کے تین مرکزی مقامات (یعنی شمال میں لینن گراڈ، وسط میں ماسکو، اور جنوب میں کیف) پر پہونچنا چاہتا ہے۔ مگر وہ ابھی تک ان میں سے کسی مقام پر بھی نہیں پہنچ سکا۔ حالانکہ لینن گراڈ فن لینڈ کی طرف سے اور کیف پولینڈ کی جانب سے بہت تھوڑے فاصلہ پر واقع ہیں۔

یہ درست ہے، کہ رُوس دو ہزار میل کے سارے محاذ پر پیچھے ہٹ رہا ہے۔ مگر اصل چیز

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دیکھنے والی یہ نہیں ہے، کہ روس پیچھے ہٹ رہا ہے، یا نہیں، بلکہ یہ ہے، کہ کتنا پیچھے ہٹ رہا ہے، یعنی کس رفتار سے اور جرمنی کا کتنا نقصان کر کے۔ موجودہ رفتار سے جرمنی یقیناً روس کی جنگ کو نہیں جیت سکتا۔ جنگ جتنی لمبی ہوگی، اتنی ہی جرمنی کی فتح دُور ہوتی چلی جائیگی۔ اور اب تو جرمنی کی فوری فتح کا کوئی امکان ہی نہیں۔ کیونکہ چند ہفتوں تک روس میں بارشیں شروع ہو جائیں گی، اور موسم جنگ جاری رکھنے کی اجازت نہ دیگا۔ اور اس وجہ سے جرمنی کو اگلے موسم گرما تک جنگ کو ملتوی کرنا پڑے گا۔ پس آئندہ تین ہفتے روسی محاذ جنگ کے لئے فیصلہ کن ہونگے۔ اگر جرمنی اس عرصہ میں روس کو اتنا نقصان نہ پہونچا سکا، کہ اس میں مزاحمت کی طاقت نہ رہے، تو اس کی کامیابی کے سب امکانات ختم ہو جائیں گے، اور اگر روس اپنی شاندار مزاحمت کو قائم رکھ سکا، تو پھر یہ سوال پیدا ہو جائیگا، کہ کیا جرمنی اگلے سال تک کھڑا رہ سکے گا؟

روس کے حق میں ایک اور مفید بات یہ ہے، کہ حال ہی میں جمہوریہ امریکہ کے صدر اور انگلستان کے وزیر اعظم کی جو ملاقات ہوئی ہے، اس میں دونوں نے روس کی پہلے سے زیادہ مؤثر امداد کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ چنانچہ اس غرض کے لئے عنقریب ماسکو میں برطانیہ، امریکہ اور روس کے مدبرین کی ایک کانفرنس ہونے والی ہے، جس میں یہ غور کیا جائیگا، کہ برطانیہ اور امریکہ روس کی زیادہ سے زیادہ مدد کس طرح کر سکتے ہیں۔ امریکہ کے صدر روزویلٹ نے ایک پریس کانفرنس میں اس امر کا اظہار بھی کیا، کہ روس موسم سرما تک جرمنی کا بخوبی مقابلہ کرتا رہے گا۔ اور اس عرصہ میں امریکہ اسے سامان حرب کے ساتھ پوری مدد دیتا رہے گا، تا وہ مقابلہ کو آئندہ سال بھی جاری رکھ سکے۔ بہرحال جرمنی کا روس کو شکست دینا اب بہت مشکل بلکہ بظاہر ناممکن دکھائی دیتا ہے۔

روس اور جرمنی کی جنگ اسلامی نقطۂ نگاہ سے اس لئے اہم ہے، کہ جب تک ہٹلر روسی محاذ کی جنگ میں الجھا ہوا ہے، تب تک وہ کسی اور ملک کی طرف توجہ نہیں کر سکتا۔ اور اگر اسے یہیں شکست ہو جائے، تو پھر تمام اسلامی ممالک جنگ سے محفوظ ہو جائیں گے۔ لیکن اگر خدانخواستہ اسے یہاں کامیابی حاصل ہو گئی، تو مشرق ادنیٰ اور وسطیٰ کے تمام اسلامی ممالک اس کے رحم پر ہونگے۔ ترکی گھبرے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میں آجائیگا- ایران کی حالت بھی حد درجہ مخدوش ہو جائیگی- اور جب ایران کی حالت مخدوش ہو گئی، تو افغانستان اور ہندوستان کو بھی محفوظ نہیں کہا جا سکتا- اور ان کے ساتھ ہی عراق، مصر، شام اور فلسطین وغیرہ بھی خطرہ میں پڑ جائینگے- اسی خطرہ کے پیش نظر انگریزوں نے مشرق وسطیٰ میں کافی سامان جنگ اور فوج جمع کر رکھی ہے- اور دن بدن ان میں اضافہ ہوتا چلا جا رہا ہے- چنانچہ مسٹر ایڈن نے ۸ر اگست کو پارلیمنٹ میں تقریر کرتے ہوئے اس امر کی وضاحت کی، کہ مشرق وسطیٰ کے ممالک میں ہم دشمن کے مقابلہ کے لئے پوری طرح تیار ہیں-

گو برطانیہ نے ہر قسم کے امکانی خطرہ کے انسداد کے لئے مکمل انتظامات کر رکھے ہیں، مگر باوجود اس کے اگر جرمنی جلدی روس سے فارغ ہو گیا، تو اسلامی ممالک جنگ کے خوفناک اثرات سے متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکیں گے- یورپ میں اس وقت صرف ایک ترکی ایسا اہم ملک ہے، جو جرمن دستبرد سے محفوظ ہے، مگر کون کہہ سکتا ہے، کہ جب روس پر جرمنی کا قبضہ ہو گیا، تو ترکی بچا رہے گا- یہ صحیح ہے، کہ روس پر حملہ سے قبل جرمنی نے ترکی سے معاہدہ کیا تھا، مگر ہٹلر کے نزدیک کسی معاہدہ کی قیمت ایک ردی کاغذ کے پرزہ سے زیادہ نہیں ہے- آخر روس سے بھی تو ہٹلر نے اگست ۳۹ء میں جنگ شروع کرنے سے چند روز قبل معاہدہ کیا ہی تھا، جسے ۲۲ر جون ۱۹۴۱ء میں آکر اس نے جو حیثیت دی، وہ سب دنیا پر روشن ہے- روس سے معاہدہ صرف اس غرض کے لئے کیا گیا تھا، کہ فرانس سے لڑائی کرتے ہوئے پیچھے سے روس کے حملہ کا خطرہ نہ رہے- جب یہ مطلب نکل گیا، تو ہٹلر نے روس سے معاہدہ کو ذرہ برابر بھی وقعت نہ دی- یہی حال ترکی سے معاہدہ کا بھی ہو سکتا ہے- تاہم یہ امر موجب اطمینان ہے، کہ حال ہی میں روس اور برطانیہ نے ترکی کو اس بات کا یقین دلایا ہے، کہ اس پر جرمنی کے حملہ کی صورت میں اس کی امداد کی جائے گی-

ترکی کے بعد سب سے زیادہ نازک پوزیشن ایران کی ہے- یہاں جرمن جاسوس تاجروں اور سیاحوں کے بھیس میں بکثرت موجود ہیں- ایرانی گورنمنٹ میں جرمن انجینئر اور دیگر ماہرین فن بھاری تعداد میں ملازم بھی ہیں- جو ضرورت پڑنے پر اپنے ملک کے لئے "پانچویں کالم" کا فرض سرانجام دے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سکتے ہیں۔ بلاشبہ ان کی ایران میں موجودگی جہاں ایران کے لئے خطرہ کا باعث ہے، وہاں برطانوی اور روسی مفاد کے بھی خلاف ہے۔ اس لئے روس اور برطانیہ کی طرف سے ایرانی حکومت سے یہ مطالبہ کیا جا رہا ہے، کہ اپنے ملک سے ان غیر پسندیدہ عناصر کو نکال دیا جائے۔ لیکن ایران پر اپنی غیر جانبداری کو برقرار رکھنے کے لئے جرمنی کی طرف سے بھی بڑی ذمہ واری عائد ہوتی ہے۔ اور اس وجہ سے اُسے انتہائی نازک صورت حالات کا سامنا درپیش ہے۔ ایران اپنی غیر جانبداری کے مقتضیات کو پورا کرتا ہوا ہر ممکن طریق سے حالات کو سدھارنے کی کوشش کر رہا ہے۔ خدا کرے یہ معاملہ خیر و خوبی سے سرانجام پائے، اور ایران کی اسلامی سلطنت ہر قسم کے شر سے محفوظ رہے۔

شام میں اتحادی پورے طور پر قابض ہو چکے ہیں۔ اور برطانوی گورنمنٹ اور آزاد فرانسیسیوں نے پھر ایک دفعہ یہ اعلان کیا ہے، کہ شام پر حملہ سے قبل اس کی آزادی کے بارے میں جو وعدہ کیا گیا تھا، اس کی پابندی کی جائیگی۔ بلکہ تازہ خبروں سے معلوم ہوتا ہے، کہ حکومت کا نظم و نسق شامیوں کے سپرد کرنے کی ابتداء ہو گئی ہے۔ مصر کی حالت بدستور ہے۔ طبروق کے مورچہ میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی۔ متحارب فوجیں کبھی کبھی سرگرمی دکھاتی ہیں، اور دشمن کو نقصان پہونچا کر اپنے اپنے مورچوں میں واپس چلی جاتی ہیں۔ عراق اور فلسطین میں کامل امن و امان اور سکون ہے۔ غرض اس وقت مشرق وسطیٰ کے تمام ممالک محفوظ ہیں، اور برطانیہ نے ہر امکانی خطرہ سے ان کی حفاظت کے مکمل سامان کر رکھے ہیں۔ اس لئے اوّل تو روس ہی سے جرمنی کا عہدہ برآ ہونا مشکل معلوم ہوتا ہے۔ لیکن اگر خدانخواستہ روس میں جرمنی کو فتح حاصل ہو گئی، تو اسے اسلامی ممالک پر بڑھنے سے قبل کافی سوچنا پڑے گا۔ کیونکہ اس وقت تک اس کی طاقت بہت کمزور ہو چکی ہو گی، اور برطانیہ کی طاقت بہت بڑھ جائے گی۔

یورپ کے علاوہ اب مشرق اقصیٰ میں بھی ایک نیا فتنہ سر اٹھا رہا ہے۔ اور یہ جاپان کا فتنہ ہے۔ جاپان نے سقوط فرانس کے بعد اس کی کمزوری سے فائدہ اٹھاتے ہوئے ہند چینی میں اثر و تسلط حاصل کر لیا ہے۔ اس سے جہاں ہندوستان کو خطرہ پیدا ہو گیا ہے، وہاں ملایا، برما اور جزائر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شرق الہند کے لئے بھی نازک صورت حالات پیدا ہو گئی ہے۔ جزائر شرق الہند میں جاوا، سماٹرا، اور بورنیو خاص اہمیت رکھتے ہیں۔ ان کی آبادی میں غالب اکثریت مسلمانوں کی ہے۔ یہ جزائر ہالینڈ کے ماتحت ہیں۔ اور ہالینڈ گذشتہ سال سے جرمن ظلم کا شکار ہو چکا ہے۔ اس کی حکومت آجکل انگلینڈ میں پناہ گزین ہے۔ ان جزائر پر جاپان کی عرصہ سے نظریں ہیں۔ اور اب یہ ہالینڈ کی کمزوری سے بھی فائدہ اٹھا کر ان پر قبضہ کرنا چاہتا ہے۔ لیکن چونکہ ان جزائر کے قریب ہی جزائر فلپائن بھی واقع ہیں، جو امریکہ کے ماتحت ہیں۔ اور دوسری طرف ملایا، برما اور ہندوستان کی وجہ سے برطانیہ کا مفاد بھی مشرق اقصیٰ کے ممالک سے وابستہ ہے، اس لئے برطانیہ اور امریکہ مل کر جاپان کے خطرہ کے مقابلہ کے لئے تیار ہو گئے ہیں۔ چنانچہ ان دونوں حکومتوں نے جاپان کو متنبہ کر دیا ہے، کہ اگر تم نے اب کسی طرف بڑھنے کی کوشش کی، تو تمہارا سر کچل دیا جائے گا۔ کچھ تعزیری کارروائی ہند چینی پر قبضہ کرنے کے بعد ہی کر دی گئی۔ ادھر ملکہ ہالینڈ نے بھی ایک براڈ کاسٹ تقریر کے ذریعہ یہ اعلان کیا ہے، کہ اگر ہمارے مقبوضات پر حملہ ہوا، تو ہم پوری طاقت سے دشمن کا مقابلہ کرینگے۔ لیکن جاپان اپنے مغربی حلیفوں۔ (ہٹلر اور مسولینی) کی نقل میں جنونِ استعمار میں اندھا ہو رہا ہے، اور وہ یہ سمجھتا ہے، کہ مشرق میں "نئے نظام" کے خواب کو شرمندۂ تعبیر بنانے کا یہ بہترین موقعہ ہے۔ مگر اس کے ساتھ ہی برطانیہ اور امریکہ کی بے پناہ عسکری قوت سے خوفزدہ بھی ہے۔ آجکل وہ ایک عجیب مخمصہ میں ہے۔ اگر حملہ کرے، تو برطانیہ اور امریکہ جیسی حکومتوں کا مقابلہ کچھ آسان کام دکھائی نہیں دیتا۔ اور حملہ نہ کرے، تو وہ یہ سوچتا ہے، کہ ایسا موقعہ پھر کبھی ہاتھ نہیں آئے گا۔ پھر جرمنی کی طرف سے بھی، جس کا وہ حلیف بن چکا ہے، یہ مطالبہ ہو رہا ہے، کہ مشرق اقصیٰ میں برطانیہ اور امریکہ کے لئے نیا محاذ پیدا کرو، تا ان کی توجہ روس کی امداد کی طرف سے ہٹ جائے۔ غرض جاپان سہ گونہ عذاب میں مبتلا ہے۔ آئندہ چند روز کا انتظار یہ بتا دیگا، کہ وہ فی الواقعہ جنگ میں کودنا چاہتا ہے، یا صرف گیدڑ بھبکیوں سے کام نکالنا چاہتا ہے۔ چین کی جنگ نے جو چار سال سے جاری ہے، جاپان کو پہلے ہی کافی کمزور کر رکھا ہے۔ اور اس سے جاپان کو اپنی فوجی قدر و قیمت کا اندازہ بھی ہو چکا ہے۔ اس لئے یہ گمان نہیں ہو سکتا، کہ وہ برطانیہ اور امریکہ جیسی زبردست

Digitized by Khilafat Library Rabwah

طاقتوں سے ٹکر لینے کی جرأت کرے گا۔

یہ افواہ بھی ہے، کہ جاپان مانچوریا کی سرحد پر اپنی فوجیں جمع کر رہا ہے، جس سے یہ شبہ ظاہر کیا جاتا ہے، کہ شاید جاپان ملایا، اور برما وغیرہ کی طرف محض دکھاوے کے لئے متوجہ ہے، اور دراصل وہ روس پر حملہ کرنا چاہتا ہے۔ بہرکیف جاپان کی پالیسی مشرق اقصیٰ کے لئے بیحد خطرناک بن رہی ہے۔ لیکن اگر اس نے حرصِ استعمار یا جرمنی کے دباؤ میں آکر ملایا، برما یا جزائر شرق الہند کی طرف توجہ کی، تو برطانیہ اور امریکہ نے اس کی بیخکنی کے ہر قسم کے سامان مہیا کر رکھے ہیں۔ اور وہ انشاء اللہ شرق الہند کے اسلامی جزائر اور ہندوستان کے قریب بھی نہ پہونچ سکیگا، کہ اس کا سرِ غرور کچل دیا جائے گا۔

دُنیاداروں کی قربانیاں لنڈن کا ایک ہفتہ وار اخبار "سنڈے ایکسپریس" اپنے ایک مقالہ افتتاحیہ میں زیر عنوان "آستینیں چڑھالو" لکھتا ہے:۔

"بجٹ میں اب ہماری آمدنی سے ۵۰ اشلنگ یا اس سے بھی زائد فی پونڈ رکھدیا گیا ہے۔ ہمیں اس کی شکایت نہیں۔ اس پر تو ہم مطمئن ہیں۔ البتہ یہ ضرور ہے کہ ہم جو ۱۰ اشلنگ فی پونڈ دے رہے ہیں، یہ یقیناً چاہتے ہیں کہ اس سے ہماری فوجی قوت میں بھی ۱۰ اشلنگ والا اضافہ ہو۔ ہماری برّی، بحری اور ہوائی فوجوں کی روز افزوں قوت سے یہ ضرور ظاہر ہو رہا ہے، کہ ہم ماضی میں غفلت میں نہیں پڑے رہے، لیکن سوال یہ نہیں، کہ اس وقت ہم کیا کر رہے ہیں، بلکہ یہ ہے، کہ ہم کیا کچھ اور زیادہ کر سکتے ہیں"

گویا آمدنی کا پچاس فیصدی یا اس سے بھی زائد سرکاری ٹیکس میں چلا جا رہا ہے۔ مگر مجال ہے، جو کسی کے دل میں ذرا برابر بھی ملال پیدا ہو۔ گاڑھے پسینے کی کمائی سے ایک فیصدی کیا ایک پیسہ دینا بھی دوبھر معلوم ہوتا ہے، جبکہ یہ خطرہ ہو کہ یہ روپیہ ضائع جائیگا۔ لیکن جہاں یہ اطمینان ہو، کہ یہ ہماری بہتری اور بہبود یا کسی نیک مقصد پر خرچ ہوگا، تو پچاس فیصدی چھوڑ، اس سے بھی زائد دینے پر انسان خوشی محسوس کرتا ہے۔

مگر کیا آپ جانتے ہیں کہ برطانیہ کے لوگ یہ قربانی کس لئے کر رہے ہیں؟ اس لئے کہ ان کا ملک

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محفوظ ہو جائے۔ ان کے روپیہ سے حکومت جنگی سامان طیار کرے۔ بڑے بڑے بحری اور ہوائی جہاز بنائے۔ تا وہ جرمنی کا مقابلہ کریں۔ اس مقصد کے حصول کے لئے ان سے جتنی بھی قربانی کا مطالبہ کیا جائے وہ اسے پورا کرنے میں دریغ محسوس نہیں کرینگے۔ ملک کا ہر فرد، کیا بچہ، کیا بوڑھا، کیا جوان اسی ہمّت اور عزیمت کا اظہار کر رہا ہے۔ اسی ہمت اور عزیمت کی بدولت برطانیہ آج جرمنی کی قیامت خیز آتشباریوں کے باوجود زندہ ہے۔

دنیاداروں کی قربانی کا یہ صرف ایک نمونہ ہے۔ ان کا مقصد جرمنی کے مقابلہ میں اپنی دنیاوی فوقیت اور برتری کو برقرار رکھنا ہے۔ ہمارا مقصد دین اسلام کی فوقیت اور برتری کو سارے جہان کے دلوں میں جاگزین کرنا ہے۔ جسمانی برتری اور فوقیت حاصل کرنا آسان ہے۔ مگر دلوں کو فتح کرنا بہت مشکل ہے۔ ان دونوں مقاصد کا تقابل کر کے سوچنا چاہیئے، کہ ہمیں کس قدر قربانی کی ضرورت ہے؟ اس سوال کے جواب کے لئے تاریخ اسلام پر نگاہ ڈالیئے۔ آپ کو حضرت ابوبکرؓ جیسے دین کے خادم نظر آئیں گے، جو اعلاءِ کلمۃ اللہ کے لئے فیصدی کا حساب لگانا ہی نہ جانتے تھے۔ برطانیہ کو اپنی قربانیوں پر ناز ہے، اور دنیا ان قربانیوں پر حیران ہو رہی ہے۔ مگر ابھی تک اس کی قربانیاں اسلام کے مجاہدوں کی قربانیوں کے برابر نہیں پہنچیں۔ اللہ تعالیٰ کی ہزار ہا رحمتیں ان بزرگوں پر نازل ہوں۔ انہوں نے کسی میدان میں بھی اپنی آئندہ نسلوں کو دوسروں کے نمونہ کا محتاج نہیں چھوڑا۔ ضرورت صرف یہ ہے، کہ ہم ان کی زندگیوں کو اپنے لئے مشعلِ راہ بنائیں۔ پھر کوئی قوم ہم سے آگے نہیں بڑھ سکے گی۔

ایک نیا "مجتہدِ اسلام" چوہدری افضل حق، جنہیں احرار کا مفکر کہتے ہیں، کچھ عرصہ سے مجتہدِ اسلام بننے کی کوشش فرما رہے ہیں۔ اور اس شوق میں وہ بعض اوقات ایسی ایسی باتیں ارشاد فرماتے ہیں، جن پر "اجتہاد" کے بجائے "الحاد" کا لفظ زیادہ موزوں صادق آتا ہے۔ لاہور کا اخبار "زمزم" ان کے ملحدانہ خیالات کی اشاعت کا ذمہ دار ہے۔ یہ اخبار اپنے تئیں مسلمان ظاہر کرتا ہے، لیکن حیرت ہے، کہ مسلمانوں کے لئے مذہب کے بارے میں صحیح عقائد کی تعلیم کے بجائے سراسر غیر اسلامی عقائد کی تعلیم کا بندوبست کر رہا ہے۔ جب ایک شخص کو مفکّر کا خطاب دے کر اس کے خیالات ایک مسلمان اخبار میں شائع

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہونگے، تو لازماً مذہب سے ناواقف اور نوجوان طبقہ اس کو دین سمجھیگا، حالانکہ احراری مفکّر کے ان افکار کو جو "زمزم" میں شائع ہو رہے ہیں، اس کے ذاتی ملحدانہ خیالات تو کہا جا سکتا ہے، مگر اسلام کی طرف انہیں منسوب کرنا کسی طرح بھی درست نہیں ہو سکتا۔ مثال کے طور پر ایک نمونہ ملاحظہ فرمائیں:۔

"اکثر مسلمان مجاہدوں نے عمر بھر روزے نہیں رکھے۔ مبادا جہاد کے میدان میں ہاتھ کمزور پڑ جائیں۔ یا اب یہ الٹی تعلیم ہوگئی ہے، کہ جہاد سے مُنہ موڑ کر رمضان کے روزے مقدم رکھے جاتے ہیں۔" (زمزم ۲۳۔ مئی ۱۹۴۱ء)

ل
واہ سبحان اللہ! کیا پاکیزہ فکر ہے۔ مسلمان آجتک یہی سمجھتے رہے ہیں، کہ روزہ سے جسم اور رُوح دونو کو طاقت پہونچتی ہے۔ مگر اس زمانہ میں چوہدری افضل حق ایسے مجتہد العصر نے یہ نیا اکتشاف فرمایا ہے، کہ روزہ رکھکر انسان جہاد کے قابل ہی نہیں رہتا مسلمانوں کو مبارک ہو، کہ انہیں چودہ سو سال کی "الٹی تعلیم" کا مصلح مل گیا۔ افسوس! مسلمانوں پر یہ زمانہ بھی آنا تھا، کہ جاہل لوگ جنہیں علمِ دین سے کچھ بھی مس نہیں، وہ مسندِ دین پر متمکّن ہو کر اپنے واہی تباہی خیالات کو "سیدھی تعلیم" قرار دینگے، اور امّت کے تمام گذشتہ علماء و اولیاء جنہوں نے اپنی ساری عمریں دین کی تعلیم و تعلّم میں گذار دیں، ان کے علم و عمل کو "الٹی تعلیم" کہکر ان کی توہین کرینگے، اور مسلمان ان خیالات کو ٹھنڈے دل سے پڑھ اور سُنکر خاموش رہیں گے۔

کاش! کوئی اس جاہل مفکّر سے یہ پوچھے، کہ "وہ مسلمان مجاہدین" جن کا تم ذکر کر رہے ہو کہ جہاد میں ضعف کے خیال سے روزے نہیں رکھتے تھے، کون ہیں؟ کسی اپنے ایسے ملحد اور بے دین کا ذکر ہو تو خیر یہ بات باور کی جا سکتی ہے، لیکن "مسلمان مجاہدوں" کو کیوں بدنام کرتے ہو۔ وہ خدا کے بندے تمہاری طرح بے عمل نہ تھے، بلکہ باعمل تھے۔ اور عمل سے جو قوّت انسان میں آتی ہے، وہ کوئی اور چیز کیا پیدا کرے گی پس وہ روزہ رکھکر جہاد کرتے تھے، مگر باوجود اس کے کمزور اور ضعیف نہ ہوتے تھے، بلکہ روزہ سے زیادہ طاقتور بن جاتے تھے۔ لیکن تم ایسے بے عمل رمضان میں روزوں کی بے حرمتی کر کے کھانے کے باوجود نحیف کے نحیف ہی رہتے ہیں، اور کچھ کام نہیں کر سکتے۔ اس ظلم کی بھی کیا حد ہے، کہ ایک شخص اپنی بے عملی پر پردہ ڈالنے کے لئے بزرگانِ سلف پر حملہ کرتا اور انہیں بھی اپنے ایسا بے عمل قرار دیتا ہے، اور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اس طرح ساری قوم کے نوجوان اور مذہب سے ناواقف طبقہ کے خیالات وعقائد کو خراب کرتا ہے۔ جس قوم کو ایسے مفکر اور مجتہد ملیں اس کے خوش نصیب ہونے میں کیا کلام ہو سکتا ہے۔ جس قوم کو ایسے رہنماؤں کی پیروی کا فخر حاصل ہو، اس کی کامیابی میں کیا شبہ ہو سکتا ہے۔

سائنسدان کا تجربہ جب سے مغرب کی تہذیب کا دَور دَورہ ہوا ہے، "عورت کا دائرہ عمل" پڑھے لکھوں کا خاص طور پر موضوع بحث بن گیا ہے۔

"یہ کیا بیہودگی ہے، کہ ہم عورتوں کو گھروں کے اندر بند رکھتے ہیں، آخر وہ کیا ہماری طرح انسان نہیں ہیں؟ پھر وہ کیوں گھروں میں قید رہیں اور گھر کے کام کاج کے سوا اور کوئی کام کرنے کا ان کو نہ اہل سمجھا جائے اور نہ موقعہ دیا جائے۔ مشرقی تہذیب کی یہ بڑی لعنت ہے کہ ہم عورتوں کو نہ اعلیٰ دنیاوی تعلیم کا مستحق سمجھتے ہیں، اور نہ اس قابل کہ وہ مردوں کے ساتھ مل کر کام کریں۔ ہم مشرقی لوگوں نے تو آدھی انسانیت کو بے کار کر چھوڑا ہے۔ مغربی قوموں کی ترقی کا راز یہی ہے، کہ انہوں نے عورتوں کو آزادی دی ہوئی ہے۔ وہ دفاتر میں بھی کام کرتی ہیں، انہیں وکالت کی بھی اجازت ہے، وہ ہر قسم کی پرائیویٹ اور سرکاری ملازمت بھی کر سکتی ہیں۔ غرضیکہ ہر شعبۂ زندگی میں وہ مردوں کے دوش بدوش تمام Door out یعنی گھر سے باہر کے کاموں میں حصہ لیتی ہیں، اور ان کا ہاتھ بٹاتی ہیں، وغیرہ وغیرہ۔"

یہ ہے وہ گفتگو جو اکثر نئے تعلیم یافتوں کی زبان سے ہم سنتے ہیں۔ عورت کے دائرہ عمل پر جب وہ بحث کرتے ہیں، تو ایسا معلوم ہوتا ہے، کہ وہ عورتوں کی مظلومی سے بیحد متاثر ہیں، اور اس ظلم کو دُور کرنے کے لئے وہ اپنی تمام قوتِ فصاحت خرچ کر دیتے ہیں۔

لیکن آئیے ہم آپ کو آج ایک مغربی سائنسدان کا تجربہ سناتے ہیں، جو ان عورتوں کی حریّت کے علمبرداروں پر حجت ہے۔ ہم پر تو قال اللہ اور قال الرسول حجت ہے، اس لئے جب ہم ایسے حالات پڑھتے ہیں، جن سے قرآن وحدیث کے ارشادات کی تصدیق وتائید ہوتی ہے، تو ہمارا ایمان اللہ اور اس کے رسول پر اور بڑھ جاتا ہے۔ لیکن ان نئے تعلیم یافتوں پر مغربی فلاسفروں کے اقوال حجت ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مشرقی تو ان کے نزدیک کالے لوگ ہیں۔ صاحب کے مقابلہ میں ان کے قول و عمل کی حیثیت ہی کیا ہے۔
آئن سٹائن کے نام سے تو آپ واقف ہی ہونگے۔ یہ یورپ کے زندہ سائنسدانوں میں سب سے زیادہ مشہور ہے۔ اضافیت کے نظریہ کا یہ موجد ہے۔ اس کی شہرت اور بڑائی کا اندازہ اس سے ہو سکتا ہے، کہ ہندوستان کے سب سے مشہور انگریزی روزنامہ "سٹیٹسمین" میں ہر ہفتہ اتوار کے پرچے (ضمیمہ) میں "دُنیا کی مشہور شخصیتوں کی بیویاں" کے عنوان سے ایک مسلسل مضمون شائع ہو رہا ہے۔ اور اس میں امریکہ کے صدر روزویلٹ، برطانیہ کے وزیر اعظم چرچل اور اسی قسم کے دوسرے بڑے بڑے لوگوں کی بیویوں کے ساتھ آئن سٹائن کی بیوی کا ذکر بھی آیا ہے۔ گویا دُنیا کی چند مشہور و معروف شخصیتوں میں ایک آئن سٹائن بھی ہے۔

اس تعارف کے بعد اب آپ ملاحظہ فرمائیں، کہ "عورت کے دائرۂ عمل" کے موضوع پر اس فلسفی اور سائنسدان کا کیا خیال ہے ـــــ وہ خیال جو ذاتی تجربہ پر مبنی ہے۔ مضمون نگار لکھتا ہے :-

"اس کی پہلی شادی شور و شر اور فساد پر منتج ہوئی۔ یہ شادی اس نے ایک یوگوسلاویہ کی رہنے والی سائنس کی متعلّمہ سے کی تھی۔ اس عورت میں وہ تمام علمی خوبیاں موجود تھیں جو خود آئن سٹائن میں پائی جاتی تھیں۔ لیکن پھر بھی ان کے درمیان حقیقی یگانگت پیدا نہ ہوئی۔ اس لئے ان کی شادی، جو نہایت مختصر عرصہ کے لئے قائم رہی، زندگی کے صرف ایک ضمنی واقعہ کی طرح تھی۔ اور باوجود اس کے کہ دونوں ایک جیسا علمی مذاق رکھتے تھے، ان میں یگانگت کے ضروری اور اہم اجزاء مفقود تھے۔ دونوں ایک دوسرے کے لئے اپنے اپنے نظریوں اور اصولوں کی قربانی پر تیار نہ ہوئے، اور شادی کا انجام افسوسناک ہُوا۔ لیکن چونکہ ان میں حقیقی تعلّق بالکل مفقود تھا، اس لئے اس جدائی سے آئن سٹائن کو کوئی صدمہ یا غم نہ ہُوا۔ البتہ اس سے اسے یہ یقین ہوگیا، کہ عورت کا اصلی دائرۂ عمل اس کا گھر ہے۔ اور ایسی عورت جس کی دلچسپی گھر سے باہر کے مشاغل سے ہو، خواہ وہ مشاغل علمی ہی کیوں نہ ہو، کبھی بھی کامیاب بیوی نہیں بن سکتی۔ یہی وجہ ہے، کہ جب اس نے پختہ عمر میں اپنی چچازاد بہن ایلس آئن سٹائن سے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دوسری شادی کی، تو وہ دلی راحت اور سکون محسوس کرنے لگا" (اسٹیٹسمین مورخہ ۳ اگست ۱۹۴۱ء)

اس کے بعد ایلس آئن سٹائن کے متعلق لکھا ہے، کہ وہ کس طرح بچوں کی تعلیم و تربیت اور دیگر خانگی کام کاج میں دلچسپی لیتی ہے۔ اور اس طرح اس نے گھر کی زندگی جنت کا نمونہ بنائی ہوئی ہے۔ کیا ہمارے مغرب زدہ نوجوانوں کو اب بھی یقین نہیں آئے گا، کہ عورت کا دائرۂ عمل گھر ہی ہے۔ عورتوں کی جائز آزادی کا کوئی مخالف نہیں ہے۔ کم از کم اسلام عورتوں کی جائز آزادی کا حامی ہے۔ وہ ان کو اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے سے بھی نہیں روکتا۔ جس چیز کا اسلام مخالف ہے، وہ یہ ہے کہ عورتیں مردوں کے مشاغل اختیار کرلیں، اور گھر کے کام کاج سے لاپرواہ ہوجائیں۔ اس طرح انسانی تمدن یقیناً تباہ ہوجائیگا جب قدرت نے مرد اور عورت میں فرق رکھا ہے، تو ان کا دائرۂ عمل بھی ایک نہیں ہوسکتا۔ عورتوں کی تعلیم کا یہ مقصد ہرگز نہ ہونا چاہیئے، کہ وہ پبلک زندگی کے ہر شعبہ میں مردوں کے دوش بدوش حصہ لے سکیں۔ بلکہ ان کی تعلیم کا مقصد گھر کی اصلاح اور بچوں کی تعلیم و تربیت وغیرہ امور ہونا چاہیئے۔ جب مردوں کا دائرۂ عمل گھر سے باہر اور عورتوں کا گھر کے اندر ہوگا، اور ہر صنف اپنے اپنے دائرہ میں اپنے فرائض کو خوش اسلوبی سے سرانجام دے گی، تو اس تقسیم عمل سے انسانی تمدن کی گاڑی سلامت روی سے چلتی چلی جائیگی۔

باقی رہا عورتوں کو گھر کی چار دیواری ہی میں بند اور قید رکھنا، تو یہ بھی انتہا پسندی ہے۔ آج پردہ کے خلاف جو رَو ہر جگہ چل رہی ہے، اس کا باعث یہی انتہا پسندی ہے۔ ورنہ پردہ کے بارے میں اگر اسلامی تعلیم پر عمل کیا جائے، اور اپنی طرف سے اس میں تشدد کی راہ اختیار نہ کی جائے، تو پردہ پر آجکل اس کے مخالفوں کی طرف سے جو اعتراضات ہوتے ہیں، وہ پیدا ہی نہ ہوں۔ کوئی کہتا ہے، عورتوں کو گھروں میں بند کرنے سے ان کی صحت خراب ہوتی ہے، اور کوئی کہتا ہے، کہ وہ تعلیم سے محروم ہوجاتی ہیں۔ اس قسم کے تمام اعتراضات اسلامی پردہ پر وارد نہیں ہوتے، بلکہ انتہا پسند طبقہ کے مروّجہ پردہ پر وارد ہوتے ہیں، جس کا اسلامی پردہ سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ اسلامی پردہ کا مقصد صرف یہ ہے، کہ عورتوں مردوں کا عام اختلاط نہ ہو، اور ہر دو صنف کا دائرۂ عمل علیحدہ علیحدہ رہے۔ اور یہ تعلیم عین فطرت کے مطابق ہے۔ دنیا کا تجربہ یہی ثابت کرتا ہے، کہ اسی میں صالح انسانی تمدن

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نشو ونما پا سکتا ہے، اور جو تمدّن اس کی خلاف ورزی کرتا ہے، وہ صالح تمدّن نہیں ہے۔ بلکہ اس میں ہزارہا خرابیوں کے جراثیم پائے جاتے ہیں۔ یورپ ہی کو دیکھ لو۔ جرمنی میں جب سے ہٹلر برسر اقتدار آیا ہے اس نے عورتوں پر یہ پابندی عائد کر دی ہے، کہ وہ گھر سے باہر کے کام کاج سے کچھ واسطہ نہ رکھیں۔ اس کا نتیجہ یہ ہوُا ہے، کہ چند سال کی تربیت سے جرمن قوم سارے یورپ پر چھا گئی ہے۔ اچھی مائیں اچھی اور تربیت یافتہ اولاد پیدا کرتی ہیں۔ یہ علیحدہ بات ہے، کہ ہٹلر نے اپنی قوم کی تربیت غیر منصفانہ اصول پر کرائی ہے، مگر اس سے کسی کو انکار نہیں ہو سکتا، کہ جس چیز کو بھی اس نے اپنا مقصد قرار دیا ہے، اس کے حصول میں جرمن نسل وہ کارنامے کر رہی ہے، جو تاریخ میں ہمیشہ یادگار رہیں گے۔ اور یہ جرمن عورتوں کی تربیت کا کرشمہ ہے۔ پس گھر کا کام کوئی معمولی اہمیت نہیں رکھتا۔ نہ یہ ذلیل اور ادنیٰ ہے، کہ اس کی وجہ سے عورتوں کو ذلیل اور ادنیٰ سمجھا جائے ؂

ہمارے معاونین | اس ماہ "ریویو" کی امداد کے لئے مکرم جناب ڈاکٹر گوہر دین صاحب نے پچاس روپے اَور ارسال فرمائے۔ اس سے قبل بھی آپ نے پچاس روپے ارسال فرمائے تھے۔ ان کی اس گرانقدر امداد سے رسالہ کو بہت تقویت پہونچی ہے۔ احباب ڈاکٹر صاحب موصوف کے لئے دعا فرمائیں، کہ اللہ تعالیٰ ان کو اس کا اجر عظیم عطا فرمائے۔ ہمارے دوسرے معاون اخی المحترم مولوی عبد المجید صاحب دہلوی ہیں۔ وہ ہر ماہ دس خریدار اس قومی خادم کو دیتے ہیں۔ ان کا ذکر اس سے پہلے بھی احباب پڑھ چکے ہیں۔ اس ماہ بھی انہوں نے حسب سابق دس خریدار عطا فرمائے۔ جزاہ اللہ تعالیٰ۔

جنگ شروع ہونیکے دن سے ہی کاغذ کی قیمت میں اضافہ ہونا شروع ہو گیا تھا۔ اور یہ اضافہ ابتک جاری ہے۔ چنانچہ ہر ماہ کاغذ خریدنے پر معلوم ہوتا ہے، کہ قیمت میں گذشتہ ماہ سے معتد بہ زیادتی ہو گئی ہے۔ ہمارا رسالہ اس گرانی کا مقابلہ کرنے کا ہرگز اہل نہ تھا، مگر خدا تعالیٰ نے محض اپنے فضل و کرم سے بعض احباب کے دلوں میں رسالہ کی امداد کی تحریک فرمائی، اور انکے عطیوں سے کاغذ کی قیمت میں زیادتی کے باعث پیش آمدہ مشکلات اِس وقت تک دور ہوتی گئیں۔ الحمد للہ۔ اس آڑے وقت میں انہوں نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے رسالہ کی جو اعانت فرمائی ہے، وہ انشاء اللہ تعالیٰ بہت بڑے ثواب کا موجب ہوگی۔ ۴۲

وہ بھی اس کاغذ کی قیمت بڑھتی ہی چلی جا رہی ہے اور ہماری مشکلات بھی پہلے سے بہت بڑھ رہی ہیں۔ اس لئے ہم امید کرتے ہیں کہ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مخلصین حضور کی اس مقدس یادگار رسالہ کی اعانت سے دریغ نہ فرمائینگے۔ اور اسے کامیاب طور پر چلانے میں ہمارے ساتھ تعاون فرمائیں گے ؂

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پیغمبرِ اسلام کی شادیاں

(از جناب پنڈت پنڈیداس صاحب گوسوامی بی۔اے۔ایل ایل۔بی وکیل ہائیکورٹ جموں)

پنڈت صاحب کے اس مضمون کے بعض حصوں سے ایک مسلمان کو خواہ اتفاق نہو، تاہم اس اعتبار سے کہ اس میں ایک غیر مسلم نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے ایک ایسے پہلو پر غیر متعصبانہ روشنی ڈالنے کی کوشش کی ہے، جو مخالفینِ اسلام کی نگاہ میں ہمیشہ سے قابلِ اعتراض چلا آتا ہے، اس کا مطالعہ باعثِ دلچسپی ہے۔ پنڈت صاحب نے جس خوبی سے اس مسئلہ کو نبھانے کی کوشش کی ہے، وہ مستحق صد ستائش ہے۔ جس جذبہ سے متاثر ہو کر انہوں نے یہ مضمون لکھا ہے، وہ بھی نہایت قابلِ قدر ہے۔ کاش! دیگر معترضین بھی اسی قسم کی نظر پیدا کریں۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی شادیوں کے حقیقی وجوہ پر غور کریں۔ جن میں سے بعض کی طرف پنڈت صاحب نے اس مضمون میں اشارہ کیا ہے:۔ (ایڈیٹر)

کئی سال ہوئے، مَیں نے مذہبی اور سیاسی رہبروں کی زندگی کا مطالعہ کرتے ہوتے حضرت محمد صاحب کی پاک زندگی کا بھی بغور مطالعہ کیا۔ مجھے آنحضرت کی زندگی کا ہر پہلو سبق آموز اور پُر معنی نظر آیا جب کبھی اخباری دُنیا میں خود غرض اصحاب کو آنحضرت کی پاکیزہ زندگی پر بے جا حملے کرتے ہوئے دیکھنے کا موقعہ ملا۔ تو مجھے یہی محسوس ہوتا رہا، کہ کاش حملہ آور اصحاب آنحضرت کی زندگی اس زمانہ کی ضروریات کے لحاظ سے دیکھتے، کہ جس میں آپ نے دُنیا کو روشنی دکھائی۔ اور اس پیمانہ سے ماپتے جو وہ اپنے مذہبی بزرگوں اور رہبروں کے لئے رکھتے ہیں۔

کچھ عرصہ ہُوا کہ انجمن احمدیہ جموں نے یوم سیرت النبی بڑی شان وشوکت سے منانے کا انتظام کیا۔ اور مجھے بھی آنحضرت کی زندگی کے کسی پہلو پر اظہار خیالات کے لئے مدعو کیا۔ چونکہ آنحضرت کی کثیر الازدواجی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نکتہ چینیوں کی نگاہ میں خاص طور پر اعتراضات کا نشانہ بنی ہوئی ہے۔ اس لئے میں نے اس مضمون پر اظہارِ خیال کیا۔ میرے کئی مسلمان احباب نے ان خیالات کو پسند کیا۔ اور خواہش ظاہر کی، کہ اس مضمون کو شائع کر دیا جائے تاکہ حقیقت کے متلاشیوں کا نقطۂ نگاہ بھی پبلک کے سامنے آجاوے۔ امید ہے کہ راستی پسند اصحاب ان حالات کو بغور ملاحظہ فرما کر حقیقت کو سمجھ سکیں گے۔

اکثر اصحاب پیغمبرِ اسلام کی ایک سے زائد شادیوں کے متعلق معترضانہ نکتہ چینی کرتے ہیں، جس کی وجہ یہ ہے، کہ ان کو صحیح حالات کا علم نہیں۔ اور اپنے خیال کے مطابق اس ہادی کو خیال کر کے اس کے معاملات کو اپنی کوتاہ نظری سے دیکھتے ہیں ؎

فکرِ ہر کس بقدرِ ہمّتِ اوست

کسی فلاسفر نے کہا ہے۔ کہ اگر انسان کی طرح شیر بھی طاقتِ گویائی رکھتا، تو خدا کو ایک مہیب شیر بیان کرتا۔

یہ ظاہر کرنا ضروری ہے، کہ طاقتِ مردمی کے نکاس کے دو راستے ہیں، ایک سفلی اور دوسرا علوی۔ جب اس کا نکاس بے سوچے سمجھے سفلی راستے سے ہوتا ہے، تو انسان انسان نہیں رہتا بلکہ حیوان کے قریب قریب پہونچ جاتا ہے۔ اور جب اس نکاس کا رُخ اُوپر کو موڑ دیا جاتا ہے، تو انسان عقل و شعور علم و فضل اور ادراک و فہم کی دولت سے مالا مال ہو کر بڑے بڑے روحانی اور قربِ الٰہی کے مدارج کا اہل بنتا ہے۔

عورت اور مرد کا تعلّق محض شہوانی تعلّق نہیں ہے۔ شہوانی تعلّق ان لوگوں میں پایا جاتا ہے، جن کی طاقتِ شہوانی کا نکاس سفلی راستے سے ہوتا ہے۔ عورت اور مرد کا تعلّق روحانی بھی ہے۔ اور یہ تعلّق ان ہستیوں میں پایا جاتا ہے، جو طاقتِ مردمی کو علوی نکاس کی طرف موڑ دیتے ہیں۔ اور یہ کام اُن برگزیدہ وجودوں کا ہے، جو دُنیا میں رُوحانی زندگی کا نمونہ قائم کرنے کو آتے ہیں، نہ کہ انسانی نسل کشی کا طریقہ سکھانے کے لئے۔

اس نقطۂ نگاہ سے عورت مرد کی شہوت رانی کا آلہ نہیں ہوتی۔ بلکہ اس کے خوابیدہ قوائے عملی،

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اخلاقی، دماغی اور روحانی کے بیدار کرنے میں وہی خدمت سرانجام دیتی ہے، جو بھاپ ایک انجن یا دخانی کل کے محرک کرنے میں دیتی ہے یہی وجہ ہے، کہ پراچین ہندو دھرم میں عورت کو شکتی یعنی طاقت سے تعبیر کیا گیا ہے۔ اور اس زمانہ کے ہر دیوتا یا اوتار کے ساتھ ایک شکتی بطور اس کی زوجہ کے لگا دی گئی ہے۔ مثلاً برہما کی شکتی سرسوتی، وشنو کی شکتی لکشمی اور مہادیو کی شکتی پاربتی وغیرہ وغیرہ۔

بی بی خدیجہؓ حضرت محمد صاحب نے عین عالم شباب میں جبکہ آپ کی عمر ۲۵ برس کی تھی، ایک ایسی عورت (بی بی خدیجہؓ) سے شادی کی جو بیوہ تھیں، اور آپؐ سے ۱۵ برس عمر میں بڑی۔ یعنی اس وقت چالیس برس کی تھیں۔ اگر حضرت محمد صاحب معمولی درجہ کے انسان ہوتے تو ضرور تھا، کہ ایک متمول عورت (جیسا کہ بی بی خدیجہؓ تھیں)، کو عقد نکاح میں لاکر عیش و طرب کی زندگی بسر کرنے لگتے۔ لیکن ایسا نہیں ہوا، کیونکہ خدا نے ان کو ایک عظیم الشان کام کے لئے تیار کرنا تھا۔ گو آپ ابھی اپنے مشن سے ظاہری طور پر آگاہ نہ تھے لیکن قضاو قدر اپنا کام برابر کئے جا رہی تھی۔ چنانچہ آپ خانہ داری کے جھمیلوں میں الجھنے کے بجائے کئی کئی دن کے کھانے کا سامان ہمراہ لے جاکر مکّہ کے قریب غارِ حرا میں ریاضت، تزکیہ نفس اور عبادتِ الٰہی میں مشغول رہتے، اور جب تک کھانے پینے کا سامان ختم نہ ہو جاتا، گھر کی طرف مُنہ نہ کرتے۔ کئی سال تک یہ سلسلہ جاری رہا اور حضرت اپنے نفس کے تزکیہ سے اپنے آپ کو اس مشن کے لئے نادانستہ طور پر طیار کرتے رہے، جس کے لئے قدرت نے آپ کو پیدا کیا تھا۔

بالآخر جب آپ کی ریاضت کشی پایۂ تکمیل کو پہونچ گئی، اور تزکیۂ نفس کے ذریعہ آپ اس قابل ہو گئے، کہ آپ کے قلب پر لوحِ محفوظ کا نوشتہ عکس انداز ہو سکے، تو غارِ حرا میں ایک روز دفعتہً آپ نے دیکھا، کہ کوئی نورانی صورت آپ کو مخاطب کر کے کہہ رہی ہے۔ کہ "اے محمد پڑھ"۔ یہ آپ کی نبوت کا آغاز تھا۔ اہلِ اسلام اس کو وحی کا نزول کہتے ہیں۔ اور جبرائیل فرشتہ کو اس کا حامل۔ عیسائی اسی کو رُوح القدس کا نازل ہونا کہتے ہیں۔ بات ایک ہی ہے۔ صرف لفظوں کا فرق ہے۔

جس برگزیدہ ہستی کا نفس پاکیزہ ہوتا ہے، قدرت کے مخفی اسرار اس پر خود بخود منکشف ہونے لگتے ہیں۔ اور وہ ان کو کھلی کتاب کی طرح مشاہدہ کرنے لگ جاتا ہے۔ اور روشن ضمیر یا رشی کہلاتا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

چونکہ آنحضرت نے پہلے کبھی ایسا ماجرا نہ دیکھا تھا، آپ پر کپکپی طاری ہوگئی، اور آپ گھبرا گئے۔ سیدھا گھر کا رُخ کیا۔ اور مکان پر پہونچ کر لیٹ گئے، اور بی بی خدیجہؓ سے کہا، کہ میرے اوپر کپڑا ڈالو، سردی بہت لگ رہی ہے۔ بی بی خدیجہؓ نے ماجرا دریافت کیا۔ آپؐ نے سارا حال کہہ سنایا۔ اس نیک اور عالی ہمت بی بی کی فراست دیکھیئے! کہا آپ ہمیشہ نیک شعار رہے ہیں۔ لوگ آپ کو امین کہکر پکارتے ہیں۔ آپ غریبوں مظلوموں کی مدد کرتے ہیں۔ مہمان نواز۔ راستباز اور راستدار ہیں۔ خدا آپ کو ہرگز ضائع نہیں کرے گا۔ آپ ایسے شخص کے پاس شیطان آنے کی جرأت نہیں کر سکتا۔ نہ آپ کو کوئی غیبی آسیب ستا سکتا ہے، یہ تو روح القدس کا نزول ہے، جو آپ پر ہُوا۔ اس وقت بی بی خدیجہؓ نے آنحضرتؐ کی وہ خدمت ادا کی اور حوصلہ دیا، جس کے لئے آپ کو فطری طور پر مامور کیا گیا تھا۔ کیا بی بی خدیجہؓ کا یہ کارنامہ کوئی معمولی ہے؟

غالبًا یہ آنحضرتؐ کی زندگی کا پہلا لمحہ تھا، جب آپؐ کے دل کا ایک چھوٹا سا روزن کُھل گیا، اور آپؐ نے اس میں جھانک کر اپنی زندگی کے عظیم الشان مشن کا ایک دھندلا سا نظارہ مشاہدہ کیا۔

دُنیا کا ظہور دو طاقتوں کی باہمی رگڑ کا نتیجہ ہے۔ طاقت عقل (Wisdom) اور طاقتِ عمل (Action) مرد طاقتِ عمل کا حامل ہے۔ اور عورت طاقتِ عقل کا مجسمہ۔ اگر بی بی خدیجہ کی طاقتِ عقل ایسے آڑے وقت میں حضرت محمدؐ صاحب کی طاقتِ عمل میں جنبش پیدا نہ کرتی تو جو کام خدا کو آپؐ کی ذات سے لینا منظور تھا، کبھی پورا نہ ہو سکتا۔ یہی وجہ تھی کہ آنحضرت بی بی خدیجہؓ کی بڑی عزت کرتے۔ ان کے انتقال کا جس قدر رنج آپ کو ہوا، اس کا اندازہ اسی بات سے ہو سکتا ہے، کہ آپؐ نے عمر بھر ان کی وفاداری اور محبت کو فراموش نہیں کیا۔ چنانچہ ایک بار آپ نے بی بی عائشہؓ کو مخاطب کر کے بی بی خدیجہؓ سے اپنی لازوال محبت کے وجوہ بیان کرتے ہوئے رقّت آمیز لہجہ میں فرمایا۔ "وہ ایمان لائی تھی، جبکہ سب لوگ کافر تھے، اس نے میری تصدیق کی تھی، جبکہ سب لوگ مجھے جھٹلاتے تھے۔ اُس نے اپنے دھن، من اور مال کو مجھ پر فدا کیا، جبکہ سب لوگوں نے مجھے محروم کیا۔ خدا نے اس کے بطن سے مجھے اولاد دی۔"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کیا اب آپ سمجھے کہ آنحضرت کیوں اپنے آپ کو بی بی خدیجہؓ کا مرہون احسان تصور کرتے تھے، اور ان کی پاس خاطر تمام عورت ذات کی اس قدر عزت کرتے تھے۔ آپ کا یہ مقولہ کس قدر پیارا ہے، کہ "جنت تمہاری ماؤں کے قدموں کے تلے ہے" اس فقرہ میں ماؤں کا احسان آپ نے کس قدر خوبصورتی سے بیان فرمایا ہے:۔

۲۔ بی بی عائشہؓ دوسری بیوی جس نے بی بی خدیجہؓ کے مرنے کے بعد آنحضرتؐ کی زندگی پر ہی اثر پیدا کیا، جو بی بی خدیجہؓ نے آپؐ کی نبوت کے شروع زمانہ میں کیا تھا، آپؐ کے ولی رفیق اور جانشین حضرت ابوبکرؓ کی بیٹی بی بی عائشہ تھیں۔ نکاح کے وقت بی بی عائشہ کی عمر ۶ سال تھی۔ اور جب ۳ سال اپنے میکے میں رہ چکنے کے بعد ہجرت کرکے مدینہ گئیں، اس وقت ان کی عمر ۹ سال تھی)۔

مخالفین نے اس پر طرح طرح کے حاشیئے چڑھائے ہیں۔ اس میں شک نہیں، کہ خود آنحضرتؐ کی دیگر بیویوں کو بھی بی بی عائشہ پر بڑا رشک آتا تھا، کہ حضرتؐ اس کی بڑی ناز برداریاں کرتے ہیں۔ مگر جو لوگ زن وشوہر کا تعلق محض شہوت رانی کا رشتہ سمجھتے ہوں وہ کیا سمجھیں کہ بی بی عائشہ میں وہ کیا کشش تھی جس سے آنحضرت ایسے عالی منش اس قدر متاثر تھے۔ جب دوسری بیویوں نے بی بی عائشہ سے آپ کی محبت پر رشک کیا، تو آپؐ نے فرمایا "جب میں دوسری بی بیوں کے پاس ہوتا ہوں تو خدا کا الہام مجھ پر نہیں آتا" یہ تھا بی بی عائشہ سے محبت کا راز، کہ وہ آنحضرت کے حق میں تسکین کا حکم رکھتی تھیں۔ جب آپ بی بی عائشہ کے پاس ہوتے، آپ پر کشف کی حالت آسانی سے طاری ہو جاتی دوسری بی بیوں میں یہ طاقت نہ تھی۔

کیا آپ نے کبھی اس صداقت کا خود احساس نہیں کیا۔ کیا آپ نے یہ کبھی محسوس نہیں کیا، کہ بعض اشخاص کی صحبت میں بیٹھنے سے آپ پر مایوسی اور پست ہمتی کی کیفیت طاری ہو جاتی ہے لیکن بعض دوسرے اشخاص کے قریب چھو جانے سے بھی آپ کا دل بلّیوں اچھلنے لگتا ہے۔ اور ان کی ہم نشینی سکون اور راحت کا باعث ہوتی ہے۔

جس طرح ہمارے کرۂ زمین کے گرد کئی میل تک، ایک ہوائی کرہ پھیلا ہوا ہے۔ اسی طرح ہر انسان ایک لطیف کرہ اثراتی سے محیط رہتا ہے جو اس کے جذبات اور خیالات کے لطیف مادہ کا مرقع ہوتا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اور جب اس قسم کے دو کرّے ایک دوسرے کے قریب آتے ہیں، تو ان میں ایک لطیف کشش یا تنفر پیدا ہوتا ہے۔ اگر دونوں کرّے مثبت یا منفی ہوں تو دو مثبت یا منفی برقیوں کی طرح ایک دوسرے سے دُور بھاگنے کی کوشش کرینگے۔ اور اگر ایک مثبت اور دوسرا منفی ہے، تو دونوں میں انصال کی کشش پیدا ہوگی۔

عورت میں فطرتاً منفی طاقت غالب ہوتی ہے اور مرد میں مثبت۔ یہی وجہ ہے، کہ جب محض شہوانی جذبات سے بالاتر کسی مرد اور عورت میں یہ روحانی کشش کام کرنے لگتی ہے، تو مردوں سے وہ کام بن پڑتے ہیں، جو عوام کے خواب وخیال میں بھی نہیں آسکتے۔

بی بی عائشہ کی نسبت اسلامی لٹریچر قطعی طور پر شاہد ہے، کہ وہ ایک نہایت عالی ہمت، عالی دماغ اور عالی فطرت خاتون تھیں۔ اور ان کو نہایت عمیق اور دقیق مسائل عقلی اور نقلی پر وہ دسترس حاصل تھی، کہ آنحضرتؐ کے صحابہ میں جب کسی مسئلہ پر اختلاف رائے ہوتا، تو بی بی عائشہ اس کو اس طرح سلجھا دیتیں، کہ فریقین دنگ رہ جاتے۔ اور ان کے اجتہاد اور رائے کو تسلیم کیئے بغیر چارہ ہی نہ دیکھتے تھے۔ ان کا رعب اس درجہ تھا، کہ حضرت عمرؓ ایسے باوقار شخص بھی دبے پاؤں آتے۔ اور دبی زبان سے اُن کے ساتھ گفتگو کرتے تھے۔ اور یہ اسی صاحبِ ہمت خاتون کا کام تھا، کہ حضرت علیؓ جیسے تلوار کے دھنی داماد کی مخالفت پر ڈٹی رہیں، اور اپنے ارادہ میں بال برابر بھی تزلزل نہ آنے دیا۔

اگر اس قابلیت کی عورت آنحضرتؐ کی خاص منظور نظر تھی۔ اگر آپ نے اپنے آخری ایام میں دوسری بیویوں سے خاص درخواست کی، کہ آپؐ کو بی بی عائشہ کے مکان پر جان بحق ہونے کی اجازت دی جاوے، تو اس کا راز یہی تھا، کہ اس میں وہ جذب تھا، جو دوسروں میں نہ تھا۔ ان کی رفاقت میں آنحضرتؐ پر وہ وجدانی کیفیت طاری ہوجاتی تھی، جو کسی اَور کی رفاقت میں نہ ہوتی تھی۔ آپ فرمایا کرتے تھے، کہ "نصف دین عائشہ سے سیکھو"۔

اس کے بعد آنحضرتؐ کی دیگر ازواج مطہرات پر سرسری نظر ڈالی جائے، تو معلوم ہوتا ہے، کہ بی بی عائشہ کے سوا جتنی عورتیں آپ کے عقد نکاح میں آئیں سب کی سب بیوہ تھیں۔ ان نکاحوں کے حالات پر فرداً فرداً غور کرنے سے ظاہر ہوتا ہے، کہ یہ نکاح جسمانی حظ کی خاطر نہ تھے۔ بلکہ یا تو کسی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اخلاقی ذمہ داری کی ادائیگی کی خاطر، یا کسی پولیٹیکل ضرورت کے تقاضے سے، یا ان دونوں اغراض کو پورا کرنے کے لئے تھے۔ ساتھ ہی یہ بات بھی مدنظر رکھنی چاہیئے، کہ بی بی خدیجہؓ کی وفات کے بعد آپ پچاس سال کی عمر سے متجاوز ہو چکے تھے۔ اور ان کی زندگی میں آپ نے کوئی دوسرا نکاح نہیں کیا۔ جب عالمِ شباب میں آپؐ کی یہ حالت تھی کہ آپ تازہ شادی کے بعد کئی کئی روز گھر سے غیر حاضر رہ کر تزکیۂ نفس اور ریاضت کشی میں مشغول رہتے تھے، تو مدینہ کی زندگی کے دوران میں جب آپ ہر وقت مخالف دشمنوں سے پریشان، ایک عظیم الشان مذہب اور سلطنت کی بنیادیں ڈالنے اور ان پر بڑی بڑی تعمیرات بنانے میں مصروف ہو رہے تھے، آپؐ کی نسبت یہ گمان کرنا کہ آپ ایک عیش پرست کسریٰ یا کیخسرو کی طرح حرم سرا میں پڑے رہتے تھے، سخت کج فہمی ہے۔

۳۔ بی بی سودہ بنت زمعہ | بی بی خدیجہؓ کی وفات کے بعد آنحضرتؐ نے معًا دو نکاح کیئے۔ ایک تو بی بی عائشہ سے جس کا ذکر اُوپر ہو چکا ہے، اور دوسرا بی بی سودہ سے جن کی عمر پچاس برس کی تھی۔ بی بی سودہ ان لوگوں میں سے تھیں، جو شروع شروع میں آپ پر ایمان لائے تھے۔ وہ نہ صرف خود مسلمان ہوئی تھیں، بلکہ ان کا خاوند سکران بن عمرو بھی حلقۂ اسلام میں آیا تھا۔ اور جب مسلمانوں کی ایک جماعت اوّل اوّل ہجرت کر کے حبش کو گئی، تو یہ دونوں میاں بیوی اس میں شامل تھے۔ بعد میں میاں نے ایک جنگ میں شہادت پائی۔ اور بی بی سودہ کی بیکسی اس بات کی مقتضی ہوئی، کہ آنحضرتؐ اُسے اپنے سایۂ حفاظت میں لے لیں۔ ادھر اس کی شرافت کا یہ حال ہے، کہ جب بالآخر آپ (محمدؐ صاحب) معہ اصحاب کے مدینہ کی ہجرت پر مجبور ہوئے، تو بی بی سودہ نے اپنے حقوق زوجیت بی بی عائشہ کے حق میں منتقل کر دیئے۔

۴۔ بی بی حفصہ بنت عمرؓ | بی بی حفصہ خلیفۂ ثانی حضرت عمرؓ کی بیٹی تھیں۔ اور ان کا پہلا خاوند خنیس بن حذافہ جنگ بدر میں کام آچکا تھا۔ حضرت عمرؓ کا جو تعلق اسلام اور بانیٔ اسلام سے اس وقت تھا، وہ کسی واقف سے مخفی نہیں۔ اور جو خدمات حضرت عمرؓ نے اسلام قبول کرنے کے بعد سر انجام دیں، ان کی تاریخِ اسلام شاہد ہے۔ حضرت عمر نے اپنے داماد خنیس کے شہید ہونیکے بعد اپنی بیٹی کا ہاتھ آنحضرتؐ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کے پیش کیا۔ اور آپ نے اسے منظور کر کے حضرت عمرؓ کو مرہونِ احسان فرمایا۔ یہ بی بی بڑی پرہیزگار اور عابدہ تھیں۔ اور بی بی عائشہؓ سے ان کو بڑی محبت تھی۔

۵۔ بی بی زینب بنت خزیمہ امّ المساکین | بی بی زینب پہلے عبداللہ بن جحش کے نکاح میں تھیں۔ عبداللہ جنگِ اُحد ۳ھ ہجری میں شہید ہوئے۔ تو آنحضرتؐ نے بی بی زینبؓ سے نکاح کیا۔ نکاح کے دو تین ماہ بعد ان کا انتقال ہوا۔

۶۔ بی بی اُمّ سلمہ | بی بی ام سلمہ اور ان کا خاوند ابوسلمہ عبداللہ بن عبدالاسد اس پارٹی میں سے تھے، جو بی بی سودہ کی طرح معہ خاوند حبش کو ہجرت کر گئے تھے۔ حبش سے واپسی پر دونوں میاں بیوی مدینہ کی ہجرت کو آمادہ ہوئے۔ مگر ام سلمہ کے میکے والے مزاحم ہوئے اور زبردستی اُسے ابوسلمہ عبداللہ سے چھینکر لے گئے۔ اتنے میں سسرال والے بھی آ پہونچے۔ اور اس کے شیرخوار بچے کو اس کی گود سے لے بھاگے۔ بیچاری ام سلمہ کے لئے یہ ایک بڑی مصیبت اور تکلیف کا وقت تھا۔ بالآخر ایک رشتہ دار نے اس کی ہر وقت کی گریہ وزاری پر رحم کھا کر اُسے اس کے خاوند کے پاس مدینہ پہونچا دیا۔ دو سال کے بعد اس کا خاوند جنگ اُحد میں زخمی ہو کر جانبر نہ ہو سکا۔ اس کے بعد آنحضرت نے اس کو اپنے عقد نکاح میں لے لیا؛

۷۔ بی بی زینب | بی بی زینب آنحضرتؐ کی وہ بیوی ہیں، جن کی نسبت مخالفین طرح طرح کی چہ میگوئیاں کرتے ہیں۔ واقعات مختصر یہ ہیں، کہ بی بی زینب آنحضرتؐ کی پھوپھی زاد بہن تھیں۔ بیس برس کی عمر میں حضرتؐ نے اس کی شادی زید بن حارثہ سے کر دی۔ ہرچند بی بی زینب دل سے اس شادی پر راضی نہ تھیں۔ مگر انکار بھی نہ کر سکتی تھیں۔ زید اصل میں بی بی خدیجہؓ کا ایک حبشی غلام تھا۔ اور شروع میں ایمان لا چکا تھا۔ بی بی خدیجہؓ نے اس کو غلامی سے رہا کر دیا تھا۔ اور اجازت دیدی تھی کہ اپنے ماں باپ کے پاس چلا جاوے۔ مگر اس نے بدستور آپ کے ہاں رہنا پسند کیا۔ اور اپنے آپ کو اس قدر اہل ثابت کیا، کہ آنحضرتؐ نے اسکو متبنّیٰ بنا لیا۔ اور یہی وجہ تھی، کہ آپ کو زینب اور زید کے نکاح میں اس قدر دلچسپی تھی۔ لیکن گو آپؐ زینب کا ہاتھ زید کو دے سکتے تھے۔ مگر اس کا دل دینا اس کے اپنے ہاتھ میں نہ تھا۔ میاں بیوی میں آئے دن کھٹ پٹ ہونے لگی۔ اور طلاق کی نوبت پہونچی۔ آنحضرتؐ نے فریقین

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کو بہتیرا سمجھایا، مگر محبت کا دیوتا (cupid) جو ظاہری آنکھوں سے اندھا ہے، اور فقط دل کی آنکھ سے دیکھا کرتا ہے، رضامند نہ ہوُا، اور طلاق ہو گئی۔

اس زمانہ میں اہلِ عرب کے رواج کے مطابق متبنّٰی بیٹے کی بیوی سے شادی کرنا جائز نہ تھا۔ آنحضرتؐ کو قدرتی طور پر تشویش ہوئی۔ زینب کسی اَور سے نکاح کرنا پسند نہ کرتی تھی، اور آپؐ کا پہلا تجربہ اِس کے حق میں ناگوار ثابت ہو چکا تھا۔ اللہ تعالےٰ نے آنحضرتؐ کی رہنمائی کی، اور اسلام کی اصطلاح میں یوں کہیئے، کہ آنحضرتؐ کو الہام ہوُا، کہ زینب سے نکاح کرنا جائز ہے۔ چنانچہ آپؐ نے نکاح کر لیا۔

مخالف لوگ کہا کرتے ہیں، کہ آنحضرتؐ نے ایک ناجائز فعل کو جائز ٹھہرانے کے لئے ایک خاص وحی کے اُترنے کا بہانہ بنایا۔ اگر ایسے لوگ تعصب کو چھوڑ کر ٹھنڈے دل سے غور کریں۔ تو ان کو معلوم ہو جائیگا کہ جو فعل ایک ملک یا ایک زمانہ میں جائز سمجھا جاتا ہے وہی فعل کسی اور ملک یا اور زمانہ میں ناجائز ٹھہرتا ہے۔ یہی کثیر الازدواجی (Polagamy) جس کو اسلامی اخلاق میں جائز سمجھا جاتا ہے۔ عیسائی اخلاق کے رُو سے قابلِ نفرین ہے۔ لیکن اہل ہنود میں نہ صرف مہابھارت کے زمانہ میں ایک بیوی (دروپدی) کے لئے پانچ خاوند کرنا جائز تھا، بلکہ اب بھی دور دراز پہاڑوں میں ایسی قومیں موجود ہیں، جن میں یہی رسم جاری ہے۔ اور ابھی کل کی بات ہے کہ آریہ سماج کے بانی نے نیوگ کو جائز بتلایا ہے۔ ایک غیر خون کے متبنّٰی بیٹے کی بیوی سے شادی کرنا بجائے خود کوئی بُرا فعل نہیں کہا جا سکتا۔ لیکن اہلِ عرب کے مروجہ اخلاق کے رُو سے یہ فعل بُرا تھا۔ مگر کیا حضرت محمد صاحب کی ساری کی ساری زندگی اس وقت کے عربی اخلاق کے خلاف بغاوت کی زندگی نہ تھی؟

دوسرا رہا خاص وحی کا اعتراض۔ یہ سچ ہے، کہ جب خدا کو ایک الگ ہستی مان کر اس کو عرش بریں پر متمکن مانا جاتا ہے، تو اس سے وحی اور الہام لانے کے لئے جبرائیل فرشتہ ایسی درمیانی ہستی کی بھی ضرورت لاحق ہوتی ہے۔ مگر کیا یہ درست نہیں۔ کہ جب انسان کے اندر کسی سوال کے جواز یا عدم جواز کی نسبت کشمکش پیدا ہوتی ہے، تو بالآخر اُسے اس عُقدہ کا کوئی حل بھی مل جاتا ہے۔ جو پاک نفس اور پاک باطن انسانوں کی حالت میں بعض دفعہ ایک شعلہ زن تصویر، نقش یا نوشتہ کی صورت اختیار کرتا ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اور اگر اسے الہام، وحی یا اکاش بانی وغیرہ الفاظ سے تعبیر نہ کیا جاوے، تو اور کن الفاظ سے کیا جاوے

۷ چوں ز سترِ معرفت آگاہ شوی ٭ لفظ بگذاری سوئے معنی روی

صرف لفظی ہیر پھیر اور جھیر جھاڑ باعثِ فساد ہے۔ ورنہ بات کچھ نہیں۔ غرض بی بی زینب سے آنحضرت کا نکاح خدا کے حکم سے ایک خاص مصلحت کے ماتحت ہوا۔ اور وہ یہ کہ اللہ تعالےٰ کو عرب سے متبنّے کی رسم کو دور کرنا مقصود تھا۔

۸۔ بی بی جویریہ بی بی جویریہ کا باپ حارث قبیلہ بنو مصطلق کا سردار تھا۔ اس کا خاوند مسافع بن صفوان بڑا نامور اور شہسوار تھا۔ وہ غزوہ مریسیع میں شامل ہوا۔ لڑائی میں میدان مسلمانوں کے ہاتھ رہا۔ اور حارث کے خاندان کی عورتیں جن میں جویریہ بھی تھی قید ہوگئیں۔ جویریہ ایک صحابی ثابت بن قیس انصاری کے حصہ میں آئیں۔ جس نے ایک معین رقم کے عوض اس کو رہا کرنا منظور کیا۔ مگر جویریہ کے پاس رقم نہ تھی۔ اس لئے وہ پیغمبر صاحب کے پاس آئی۔ اور حالات بیان کیئے۔ آپ نے رقم ادا کر کے اس کے ساتھ نکاح کر لیا۔ نتیجہ یہ ہوا، کہ مسلمانوں نے اس نکاح کے پاس خاطر سے جویریہ کی قوم کے تمام قیدی جو اُن کے حصہ میں آئے تھے جن کی تعداد قریبًا سات سو تھی یکے بعد دیگرے آزاد کر دیئے۔ اس مروت کا آخری نتیجہ یہ نکلا، کہ حارث اور اس کی ساری قوم بخوشی حلقۂ اسلام میں آشامل ہوئی۔

۹۔ بی بی اُمّ حبیبہ بنت ابوسفیان رملہ نام ام حبیبہ کنیت۔ خدا کی قدرت بڑی عجیب ہے۔ بی بی ام حبیبہ کا باپ ابوسفیان عمر بھر اسلام اور بانیٔ اسلام کا جانی دشمن رہا۔ اس نے پیغمبرِ اسلام اور ان کے مشن کی بیخ کنی میں کوئی دقیقہ اٹھا نہ رکھا۔ مگر جب فتح مکّہ کے بعد اس نے اسلام قبول کیا، تو اپنی سابقہ کجروی کی تلافی کر کے بڑی بڑی خدمات سرانجام دیں۔

اسی ابوسفیان کا بیٹا معاویہ پھر اسلام کے حق میں فتنہ و فساد کا باعث ثابت ہوا۔ اس نے حضرت علیؓ کے ساتھ وہ جنگ و جدل کئے، جن میں فریقین کے ہزارہا آدمی ہلاک ہوئے۔ خلافت میں دو عملی پیدا ہوئی حتٰی کہ حضرت علیؓ شہید ہوئے اور معاویہ خلیفہ بن کر کربلا کے المناک سانحہ کا آلہ کار بنا۔

اسی کنبے کی دوسری شاخ بی بی ام حبیبہ اپنے خاوند عبیداللہ بن جحش کے ساتھ مسلمان ہوئیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اور اپنے خاوند کے ساتھ ہجرت کر کے حبش جانے پر مجبور ہوئیں۔ وہاں عبید اللہ نصرانی ہو گیا۔ مگر بی بی ام حبیبہ اسلام پر قائم رہیں۔ ایسے وقت میں اگر پیغمبر اسلام اس کا ہاتھ نہ پکڑتے تو اور کون پکڑتا۔ وہ ایک بڑے سردار کی بیٹی تھیں، اس لئے بھی آنحضرتؐ کو اس کی دلداری منظور تھی۔ آپ نے اس کو نکاح کا پیغام حبشہ ہی میں بھیجا۔ اور پھر وہیں رسوماتِ نکاح ادا کیئے گئے۔ کچھ عرصہ کے بعد آپ مدینہ آئیں۔ اسی زمانہ میں ان کے والد ابو سفیان کو پیغمبر صاحب سے معاہدہ کرنے کے لئے مکّہ سے مدینہ جانے کا اتفاق ہوا۔ وہ بی بی ام حبیبہ کو ملنے کے لئے مکان پر گیا۔ بی بی ام حبیبہ نے اس کو آتے دیکھکر وہ مسند جس پر پیغمبر صاحب بیٹھا کرتے تھے تہہ کر کے الگ رکھدی۔ باپ نے سبب دریافت کیا انہوں نے کہا۔ میں گوارا نہیں کر سکتی، کہ رسول اللہ کی مسند پر ایک مشرک بیٹھے۔ آن ہو تو ایسی ہو۔

۱۰۔ بی بی صفیہ | بی بی صفیہ ایک باوقار یہودی قبیلہ بنو نضیر کے سردار حیی بن اخطب کی لڑکی اور خیبر کے یہودی سردار کنانہ کی بیوی تھیں۔ کنانہ جنگ خیبر میں مارا گیا۔ اور صفیہ فتح خیبر کے وقت دیگر قیدیوں کے ساتھ قید ہو کر مسلمانوں کے قبضہ میں آئی۔ آنحضرتؐ نے اُسے عقد نکاح میں لا کر یہودیوں سے دوستانہ رشتہ قائم کیا۔[1]

غرضیکہ دو ایک نکاحوں کو چھوڑ کر باقی جس قدر نکاح محمدؐ صاحب نے کیئے، وہ یا تو اس وجہ سے تھے، کہ ان بیوگان کا جنہوں نے اسلام کی خاطر طرح طرح کی تکلیفیں اٹھائی تھیں، سوائے خدا کی ذات کے اور کوئی ہاتھ پکڑنے والا دنیا میں نہ تھا۔ یا اس وجہ سے کہ ان نکاحوں کو آنحضرتؐ اسلامی طاقت کے استحکام کے لئے ضروری سمجھتے تھے۔ اور بعض نکاح آپ نے اس لئے کیئے کہ جنگ میں بعض بڑے بڑے گھرانوں کی عورتیں قید ہو کر آئیں۔ آپ نے ان کے خاندان کی عزت اور وجاہت کو مدِ نظر رکھتے ہوئے خود ان سے شادی کر لی۔

بعض اصحاب کا خیال ہے کہ جب قرآن نے جسے کلام الٰہی کہا جاتا ہے، چار سے زائد شادیاں ایک وقت میں ناجائز کر دی تھیں تو آنحضرتؐ کی شانِ نبوت کیخلاف تھا کہ چار سے زائد نکاح کرتے

[1] فاضل مضمون نگار نے حضرت میمونہ بنت حارث کا ذکر نہیں کیا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ختم نبوّت

(از حضرت مولینا غلام رسول صاحب فاضل راجیکی)

۳

خاکسار نے سورۂ جمعہ کی آیت وَاٰخَرِیْنَ مِنْهُمْ سے یہ استدلال پیش کیا تھا، کہ اس آیت سے آنحضرت صلعم کے بعد کسی نبی اور رسول کی بعثت کا ثبوت ظاہر ہوتا ہے۔ اور وہ اس طرح کہ جس طرح خدا تعالےٰ نے اُمِّیّٖنَ میں ایک رسول انہی میں سے مبعوث فرمایا، اسی طرح وہ وعدہ فرماتا ہے، کہ آخَرِیْن میں بھی ایک رسول مبعوث فرمائے گا۔ اور اٰخَرِیْنَ کا عطف جیسا کہ جناب خواجہ صاحب نے بھی تحریر فرمایا ہے اُمِّیّٖنَ پر بھی ہے۔ اور اُمِّیّٖنَ پر عطف ہونے سے آیت کا یہ مطلب بھی ہوسکتا ہے، کہ جس طرح اُمِّیّٖنَ میں ایک رسُول کو مبعوث کیا ہے، اسی طرح اٰخَرِیْن میں بھی ایک رسول مبعوث کیا جائیگا۔ گویا اس صورت میں تقدیر کلام عطف اٰخَرِیْن بر اُمِّیّٖن کے لحاظ سے یوں ہوگا۔ هُوَ الَّذِيْ بَعَثَ فِی الْاُمِّيّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ وَبَعَثَ فِی الْاٰخَرِیْنَ رَسُوْلًا مِنْهُمْ۔

پھر اٰخَرِیْن بفتح خَا اور بکسرۂ خَا میں فرق ہے۔ آیت میں اٰخَرِیْن بفتح خاء ہے۔ جس میں اسم تفضیل کا معنے بھی پایا جاتا ہے۔ یعنے بہت ہی پیچھے آنے والے لوگ۔ جو اُمِّیّٖن کی طرح وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ کے بھی مصداق ہوں گے۔ یعنی کھلی گمراہی میں ہونگے۔ جس کے نتیجہ میں امت کا اتحاد اور وحدت ٹوٹ کر وہ کئی فرقوں میں بصورت تفرقہ پائے جائیں گے۔ اور تلاوت آیات اور تزکیہ نفوس اور تعلیم کتاب وحکمت سے عموماً محروم ہونگے۔ اور اٰخِرِیْن بکسرۂ خا جس کے معنے پیچھے آنے والے کے ہیں، اس سے بالاتصال اور بلافصل پیچھے آنے والے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بھی ہو سکتے ہیں. لیکن اٰخَرِیْنَ بفتح تا والے آخرین ان سے بالکل جدا ہیں. کیونکہ وہ سب سے آخر میں آنیوالے ہیں. جیسا کہ فقرہ لَمَّا یَلْحَقُوْا بِھِمْ سے بھی اس کی تائید ہوتی ہے. اور امتِ اسلامیہ کے اوّلین اور آخرین کا قرآن کریم میں دوسری جگہ ان الفاظ میں ذکر فرمایا ہے، ثُلَّۃٌ مِّنَ الْاَوَّلِیْنَ وَ ثُلَّۃٌ مِّنَ الْاٰخِرِیْنَ گویا امتِ مسلمہ کو دو حصّوں میں منقسم کیا گیا ہے. ایک وہ جن میں حضرت محمد رسول اللہؐ مبعوث ہوئے. دوسرے وہ جن میں مسیح موعودؑ آنحضرت صلعم کے بروز مبعوث کئے گئے. اور آیت وَ مَنْ یُّطِعِ اللّٰہَ وَ الرَّسُوْلَ الخ چونکہ اجازت نہیں دیتی، کہ آنحضرت صلعم کے بعد کوئی شخص منصبِ نبوت و رسالت پر بجز اطاعت رسول و امتِ رسول فائز ہو سکے. اس لئے جس طرح اٰخَرِیْنَ مِنْھُمْ کی جماعت کو امتِ مسلمہ سے قرار دیا گیا ہے اسی طرح آنیوالے رسول مسیح موعود کو بھی امتِ محمدیہ کا فرد قرار دیا جیسا کہ اس کی تصدیق آیت استخلاف کے لفظ مِنْکُمْ سے اور اس کی تائید حدیث بخاری و مسلم کے فقرہ وَ اِمَامُکُمْ مِنْکُمْ سے ہوتی ہے اس سے صاف طور پر واضح ہوتا ہے کہ آنیوالا مسیح موعود رسول جو آخرین میں مبعوث ہونے والا تھا، وہ اسرائیلی مسیح نہیں ہو سکتا، بلکہ وَ اٰخَرِیْنَ مِنْھُمْ کے ارشاد کے رُو سے وہ امتِ محمدیہ سے اور امتِ محمدیہ کا ایک فرد تھا، جسے غلطی سے مسیح اسرائیلی سمجھ لیا گیا. اور جس طرح آنحضرت صلعم کی نسبت فرمایا گیا، کہ رَسُوْلًا مِّنْھُمْ اسی طرح آنیوالے رسول کی نسبت بمع اس کی جماعت کے وَ اٰخَرِیْنَ مِنْھُمْ فرمایا گیا. اور قوم یہود اور قوم اسرائیل نے اپنے آخری موعود رسول کو غلطی سے سمجھ لیا، کہ وہ مثیل موسیٰ رسول اسرائیلیوں سے آنیوالا ہے، لیکن حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جو اصل اور حقیقی موعود تھے، انہوں نے آکر اس حقیقت کو واضح کر دیا، کہ آنے والا مثیل موسیٰ نبی اور رسول اسرائیلی نہیں بلکہ اسماعیلی ہے. اور اس حقیقت کے واضح ہونے کے بعد سعید وں نے اس صداقت کو قبول کر لیا، اور بہت سے اسرائیلی اور یہودی جو آجتک منکر پائے جاتے ہیں، وہ ابھی تک منکر ہیں، اور آنحضرتؐ کی صداقت کو اس لئے نہیں مانتے، کہ آنیوالا ہم میں سے کیوں نہیں آیا. اور یہ بھی ان کی ایک غیرت ہے، کہ وہ غیر قوم کے رسول کو قبول نہیں کرتے. مگر امتِ محمدیہ کے افراد کی غیرت کا یہ حال ہے، کہ وہ مسیح محمدی کو رد کرتے ہیں، اور اس لئے قبول نہیں کرتے، کہ وہ ہم میں سے کیوں آیا ہے، اُسے ہم تب مانتے کہ وہ دوسری

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قوم سے یعنی اسرائیلیوں سے آتا۔ تو جس طرح علماء یہود نے آنے والے موعود کے متعلق پہلے خود دھوکا کھایا اور پھر دنیا کو دھوکا دیا کہ آنے والا موعود ہم سے آنیوالا ہے۔ اسی طرح قوم نصاریٰ کے علماء یعنی پادریوں نے یہ پروپیگنڈا بڑے زور سے کیا کہ آنیوالا مسیح موعود محمدی نہیں بلکہ موسوی اور اسرائیلی ہے۔ اور جس طرح آنحضرتؐ کے ظہور کے بعد بعض مان گئے، اور بعض نے انکار کر دیا۔ اور بعض نے پیشگوئی ہی کی تاویل کر دی کہ اس کا مطلب مذہبی اور ملی قوت کا ظہور ہے، جیسے کہ آج عیسائی لوگوں نے مسیح کی پیشگوئی کے متعلق یہ کہنا شروع کر دیا ہے، کہ مسیح کی آمد سے مراد کلیسا کی طاقت کا ظہور تھا۔)
اسی طرح امتِ محمدیہ کے بعض فرقوں نے ایک طرف تو مسیح اسرائیلی کی وفات تسلیم کر کے اس کے آنے کا انکار کر دیا اور دوسری طرف مسیح محمدی کی آمد کے بھی منکر ہو گئے۔ اور اس کی جگہ صرف یہ کہنا شروع کر دیا، کہ قرآن کے ہوتے ہوئے نہ کسی نبی کی قیامت تک ضرورت ہے، اور نہ کسی مسیح کی، جیسا کہ اہلِ قرآن اور فرقہ نیچریہ کا یہی عقیدہ پایا جاتا ہے۔ ہاں باوجود دنیا کی مخالفتوں کے سعید روحیں مسیح موعود حضرت مرزا صاحب پر ایمان بھی لا رہی ہیں، اور وہ وقت قریب ہے، کہ یہ آسمانی نور جو موجودہ زمانہ کی ظلمت کے دفعیہ کیلئے صلاح بنکر اُترا ہے، زمین کے کونہ کونہ کو اپنی ضیا باری سے منور کر ڈالے۔ جیسے کہ آثار اور حالات سے امید وار قلوب اطمینان میں بڑھ رہے ہیں۔

خواجہ صاحب نے وَاٰخَرِیْنَ مِنْھُمْ کے عطف کے متعلق ذکر فرمایا ہے، کہ وَاٰخَرِیْنَ کا عطف یا تو اَلْاُمِّیّٖنَ پر ہے، اور یا یُعَلِّمُھُمْ میں جو ضمیر مفعولی ھُمْ ہے اس پر۔ خواجہ صاحب نے ان دونوں طرح کے عطفوں کے رُو سے جو آیت کا مطلب بیان کیا ہے، اگر اس پر بھی نظر ڈالی جائے تو صحیح مطلب آیت کا وہی ثابت ہو سکیگا، جو خاکسار نے اُوپر با وضاحت بیان کر دیا ہے۔ اور وہ مطلب خواہ کسی طرح کا بھی عطف قرار دیا جائے، آنیوالے موعود رسول کی بعثت کو ظاہر کرتا ہے۔

اگر یہ کہیں کہ عطف اَلْاُمِّیّٖنَ پر ہے، تو اس سے بھی وَاٰخَرِیْنَ میں ایک رسول کی بعثت ثابت ہوتی ہے۔ خواہ اس رسول کو آنحضرتؐ کا بروز اور مظہر قرار دینے سے آپ ہی کی بعثت ثانی قرار دی جائے، اور خواہ آپ کے فیض اطاعت سے انعامِ نبوت حاصل کر کے آپ کی تابعیت اور نیابت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اور خلافت میں کسی رسول کا مبعوث ہونا تسلیم کیا جائے۔ اور خواہ رَسُوْلًا پر عطف قرار دیکر بعد کے سب آنے والے رسولوں کی بعثت کو قبول کیا جائے۔ اور خواہ ھُمْ کی ضمیر مفعولی پر عطف تسلیم کرکے آخرین کو آنحضرتؐ کے روحانی فیوض سے مستفیض مانا جائے۔ وجہ یہ کہ اٰخَرِیْنَ کو احتیاج ہدایت کے لحاظ سے اس حالت پر پیش کیا گیا ہے، جو اُمّیّٖن کی وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ کے الفاظ میں بیان کی گئی ہے۔ اور اُمّیّٖنَ کی ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ والی حالت کا اقتضاء رسول کی بعثت کا مستحق قرار دیا گیا ہے، جس سے لازمًا یہ امر قابلِ تسلیم ہو جاتا ہے، کہ اٰخَرِیْنَ کی حالت خواہ کسی طرح کے عطف سے بھی تعلق رکھتی ہو، ضلالِ مبین میں مبتلاء ہونے کے لحاظ سے ان کی حالت چاہتی ہے، کہ ان میں کوئی رسول مبعوث کیا جائے جو حضرت محمد رسُول اللہ صلعم کی طرح قرآن کریم کے ذریعے تلاوت آیات اور تزکیہ نفوس اور تعلیم کتاب و حکمت کا کام کرنے سے مخلوق کی اصلاح فرمائے۔

اور جن معنوں میں خواجہ صاحب نے عطفوں کے لحاظ سے آیت کا مطلب بیان فرمایا ہے، وہ اٰخَرِیْنَ اور ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ اور ثُلَّةٌ مِّنَ الْاَوَّلِیْنَ وَثُلَّةٌ مِّنَ الْاٰخِرِیْنَ وغیرہ فقرات کا مطلب نظرانداز کر دینے سے صرف اپنے ذوقی معنوں کی بناء پر پیش کر دیا ہے جس کی تسلیم سے قرآن کریم کے تعلیمی اغراض و مقاصد کا وہ مفاد جو منہاج نبوت کو چاہتا ہے، بالوضاحت مانع ہے۔ اور خواجہ صاحب کا بار بار اس بات کو دہرانا اور پیش کرنا کہ "جناب محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم صرف ان امیین کے لئے ہی رسول نہ تھے بلکہ کل عرب اور کل دُنیا اور کل زمانے والوں کیلئے تاقیامت رسول مبعوث ہوئے ہیں۔ اور انکو بذریعہ قرآن پاک کے کتاب و حکمت سکھاتے ہیں"۔ اس سے یہ لازم نہیں آتا، کہ آنحضرتؐ کے اور آپؐ کی وفات کے بعد آپ کا اپنی امت کے لوگوں کے ذریعے قرآن کی تبلیغ اور اشاعت کرنا تو جائز۔ . . . . لیکن اگر آپ کے بعد آپ ہی کے فیض اطاعت سے کوئی شخص نبی اور رسول ہو کر قرآن کی اشاعت اور تبلیغ کا کام کرے، اور اس طرح سے آنحضرتؐ بالواسطہ دنیا میں کام کریں تو ناجائز۔ دوسرے لفظوں میں اس کا یہ مطلب ہے، کہ آنحضرتؐ کے بعد ہر طرح کے فاسق فاجر اور کافر مشرک بھی بکثرت پیدا ہو سکتے ہیں، اور گمراہی اور گمراہ کرنے والے بھی ہو سکتے ہیں لیکن

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نبی اور رسول کا وجود جو لوگوں کی ہدایت اور اصلاح کا باعث اور خدا کی سراسر نعمت اور رحمت ہے، وہ آنحضرتؐ کے بعد قیامت تک بند رہنے والی ہے۔ گویا دنیا میں فتنے اٹھیں گی، جو امت محمدیہ کو ٹکڑے ٹکڑے اور فرقے فرقے بنا کر تباہی میں ڈال دیں، لیکن کوئی وحدت پیدا کرنے والا اور غیر قوموں کو اسلام میں داخل کرنے والا معالج آنحضرت صلعم کے بعد نہیں آ سکتا۔ ایسے خیال امت کے لئے شومیٔ قسمت کی دلیل ہیں۔ اس سے پہلے بھی ایک قوم نے لَنْ يَّبْعَثَ اللّٰهُ مِنْۢ بَعْدِهٖ رَسُوْلًا کا عقیدہ تراشا تھا، جسے خدا کے فضل نے جو بعثت انبیاء و مرسلین کے متعلق ہمیشہ ہی اپنی قدرت کا ہاتھ دکھایا کرتا ہے، غلط ثابت کر کے چھوڑا۔ اور آنحضرتؐ کے بعد تیرہ سو سال کا لمبا عرصہ گذرنے پر نبی کا مبعوث ہونا اور درمیان لمبا زمانہ فترت کا واقع ہونا ایسا ہی ہے، جیسے حضرت اسماعیل کی نسل میں آپ کے بعد ایک لمبا زمانہ گذرنے پر محمد رسول اللہؐ کا مبعوث کیا جانا۔

خواجہ صاحب فرماتے ہیں کہ "رسول اللہ صلعم کے بعد کسی رسول یا نبی کی کوئی بھی ضرورت نہیں اور بلا ضرورت کسی کو رسول یا نبی بنانا دنیا کے لئے بجائے نصیحت کے ایک سزا ہوگی۔ اس سے لازم آئیگا کہ خدا تعالےٰ بلا ضرورت لوگوں کو ڈانواں ڈول اور آئے دن کی فرقہ بندیوں میں مبتلاء دیکھنا چاہتا ہے۔ اور خواہ مخواہ ان کے کافر بنانے کے لئے نئے نئے سامان پیدا کرتا ہے۔ اور اس سے لوگوں کا جم کر اور مطمئن ہو کر کامل رسول کی اطاعت کرنا ہی مشکل ہو جائیگا۔ اور بلا ضرورت ہر وقت دوسرے آنیوالے کا دھڑکا لگا رہے گا۔ الغرض تمام نوع انسان کے لئے تا قیام قیامت ایک کامل رسول کی ضرورت ہے۔ تاکہ ہم بلا کسی مزید خدشہ کے اطمینان کے ساتھ اس کے پیچھے ہو رہیں۔ اور بلا ضرورت ہمیشہ کے لئے ڈانواں ڈول نہ رہیں۔"

خواجہ صاحب مرحوم کی اس عبارت سے اللہ تعالیٰ کی ذات اور انبیاء علیہم السلام کی بعثت کے پاک اغراض و مقاصد پر کس قدر زد پڑتی ہے۔ نیز یہ قرآن کریم کی تعلیم کے کس قدر خلاف ہے، وہ ظاہر ہے۔ خواجہ صاحب مرحوم انبیاء کی بعثت سے نفرت کا اظہار کر رہے ہیں، اور صرف اپنا اطمینان اسی بات میں پاتے ہیں، کہ ان کے لئے قیامت تک کوئی رسول اور نبی مبعوث نہ کیا جائے۔ لیکن اگر خدا تعالےٰ کے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نزدیک خواجہ صاحب کا یہ بیان کردہ طریق پسندیدہ اور صحیح ہوتا، تو ابتداءِ دُنیا میں انسانوں کے لئے خدا تعالےٰ صرف ایک ہی رسول مبعوث فرما دیتا۔ جیسا کہ آدمؑ کو عَلَّمَ اٰدَمَ الْاَسْمَآءَ كُلَّهَا کی تعلیم سے مزین فرما کر دُنیا میں بھیجا تھا۔ قیامت تک کے انسانوں کے لئے اپنے جدّ امجد اور مورثِ اعلیٰ کی تعلیم ہی کافی تھی۔ لیکن خدا تعالےٰ نے اس پر اکتفا نہ کیا۔ بلکہ برخلاف خواجہ صاحب کی پیشکردہ تجویز کے اس نے پے درپے رسول بھیجے۔ جنہوں نے دُنیا میں آکر بجائے تفرقہ کے متفرق افراد اور قبائل کو اکٹھا کیا۔ اور ان میں وحدت اور الفت پیدا کی۔ اور بجائے ان کو ڈانواں ڈول کرنے کے ان کو اطمینان بخشا۔ اور بجائے فسادات کے ان کی اصلاح فرمائی۔ اور بجائے کافر بنانے کے ان کو مومن بنایا۔ پس یہ کس قدر عجیب بات ہے اور قابلِ افسوس بھی ہے، کہ جو افعال کافر لوگ اپنی شرارت سے ظاہر کرتے ہیں، خواجہ صاحب ان کو اللہ تعالےٰ کی طرف اور رسولوں کی طرف منسوب فرما رہے ہیں، جیسا کہ انہوں نے نبیوں اور رسولوں کی بعثت کے متعلق فرمایا، کہ "خدا تعالےٰ بلا ضرورت لوگوں کو ڈانواں ڈول اور آئے دن کی فرقہ بندیوں میں مبتلاء رکھنا چاہتا ہے" حالانکہ خواجہ صاحب کے اپنے مسلمہ عقیدہ اور پیشکردہ تجویز کے مطابق جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد ان کے نزدیک کسی نبی اور رسول کا آنا بند تھا، تو پھر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد چاہیئے تھا، کہ قیامت تک دنیا میں فرقہ بندیوں کا سلسلہ مٹ جاتا۔ اور یہود اور نصاریٰ اور ہنود وغیرہ وغیرہ مختلف قومیں اور فرقے سب کے سب ایک ہو جاتے۔ لیکن بجائے اس کے کہ اغیار کا تفرقہ دُور ہوتا، افسوس ہے، کہ خود آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی امت میں ہی آپ کے بعد تفرقہ پیدا ہوتے ہوتے یہی امت جو وحدت اور اتحاد کی صف میں کھڑی کی گئی تھی، وہ کثیر التعداد فرقہ بندیوں کے مرض میں مبتلاء ہو گئی۔ کیا یہ فرقہ بندیاں جو اسلامی فرقوں میں پائی جاتی ہیں، یہ کسی نبی یا رسول کی آمد کا نتیجہ ہے؟ اور یہ اسلامی فرقے جو ایک دوسرے کو کافر بناتے ہیں، کیا ان کا آپس میں ایک دوسرے کو کافر کہنا بھی کسی نبی اور رسول کی بعثت کے باعث ظہور میں آیا؟ اور کیا ان فرقہ بندیوں اور اس تکفیر کی گرم بازاری کا سامان خدا نے پیدا کیا ہے، جو خواجہ صاحب کے نزدیک"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت مسیح ناصریؑ کی کشمیر میں آمد

کشمیر کی ایک پرانی تاریخ کا حوالہ

(از جناب مولوی عبدالواحد صاحب مدیر اخبار "اصلاح" سرینگر)

۱۹۳۶ء میں جب حضرت امیرالمؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہُ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے مجھے اخبار "اصلاح" کا ایڈیٹر مقرر کرکے سرینگر روانہ کیا، تو یہاں پہونچکر مجھے سب سے پہلا خیال یہ پیدا ہوا، کہ کشمیر کے حالات جاننے کیلئے کشمیر کی پرانی تاریخوں کا مطالعہ ضروری ہے۔ پھر ان میں سے ایسے ماخذ ڈھونڈنے چاہئیں، جن سے حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی کشمیر میں آمد کا ذکر ہو۔ کیونکہ یہ امر تو یقینی ہے، اور حضرت مسیح موعودؑ نے اسے ثابت کر دکھایا ہے، کہ سرینگر محلہ خانیار میں حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی قبر موجود ہے۔ ایسا مشہور انسان جس نے کشمیر میں آکر بنی اسرائیل کی قوم کو سالہا سال تک نورِ ہدایت سے منور کیا ہو، اس کا ذکر کشمیر کی پرانی تواریخ میں کسی نہ کسی رنگ میں ضرور ہونا چاہیئے۔ میں اسی فکر میں تھا، کہ میری ملاقات کشمیر کے ایک مشہور شاعر سے ہوئی۔ ان سے گفتگو کرنے پر معلوم ہوا، کہ وہ صرف شاعر ہی نہیں، بلکہ کشمیر کے پرانے حالات سے بھی بہت واقف ہیں۔ انہوں نے مجھے بتلایا، کہ کشمیر کی مشہور پرانی تاریخ راج ترنگنی کلہن میں ایک سندھی متی کا ذکر آتا ہے۔ انہوں نے مہربانی فرما کر مجھے ٹھاکر اچھر چند صاحب کی مترجمہ راج ترنگنی کا پہلا حصہ بھی عنایت کیا، نیز فرمایا، کہ کشمندر کی نرپاولی میں یہ تذکرہ اس قدر تفصیل کے ساتھ ہے کہ یہ واقعہ مسیح علیہ السلام کی آمد کا ایک بہت بڑا ثبوت بن سکتا ہے۔ لیکن یہ کتاب اب ملتی نہیں۔ کہا جاتا ہے، کہ اس کا صرف ایک نسخہ سنسکرت میں کسی بنگالی کو ملا تھا۔ اور اس نے بنگال واپس جاکر اس کا ترجمہ انگریزی زبان میں کیا تھا۔ مگر آجکل وہ انگریزی ترجمہ بھی نایاب ہے۔

میرا خیال تھا، کہ اگر کشمندر کی نرپاولی کا ترجمہ بھی مل جائے، تو مفصل مضمون اس کے متعلق لکھوں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لیکن ایک معزز دوست نے یہ مشورہ دیا، کہ جو ثبوت ہاتھ آئے وہ تحریر میں لے آنا چاہیئے، تا بعد میں آنیوالے اسے بنیاد قرار دیکر مزید تحقیق کر سکیں۔اس لئے مَیں نے مناسب خیال کیا، کہ مذکورہ واقعہ کو فی الحال جس صورت میں بھی مجھے اس کا علم ہے، شائع کردوں۔

کلہن اپنی راج ترنگنی جلد اوّل ترنگ ۲ میں راجہ اندر کے ذکر میں لکھتا ہے:۔

"سندھی متی اس راجہ کا ایک وزیر تھا، جو بڑا دانا اور اپنی عجیب و غریب زندگی اور شیوجی کی سیوا کے لئے مشہور تھا"

اسکے بعد کلہن نے اس امر کا تذکرہ کیا ہے کہ چند شریر آدمیوں نے راجہ کو سندھی متی پر ناراض کردیا اور راجہ نے اس کی ساری جائداد ضبط کر کے اُسے دربار سے نکال دیا۔سندھی متی خدا کی پرستش میں دن گذارنے لگا، لیکن لوگوں میں افواہ اُڑنے لگی، کہ سندھی متی کشمیر کا راجہ بنے گا۔اس پر راجہ نے اسے جیل خانہ میں ڈالدیا چنانچہ وہ دس سال تک جیل میں رہا۔اسی اثنا میں راجہ لاولد مرنے لگا، تو اُسے خیال آیا، کہ سندھی متی اس کے بعد ضرور بادشاہ بنے گا۔اس لئے اس نے حکم دیا، کہ سندھی متی کو سولی پر چڑھا دیا جائے۔

بنظرِ اختصار مندرجہ بالا حصّہ مَیں نے اپنے الفاظ میں درج کر دیا ہے اس کے بعد کا مضمون کلہن کے الفاظ میں یہ ہے:۔

"ظالم راجہ کے حکم سے جلّادوں نے سندھی متی کو رات کے وقت سولی پر چڑھا دیا۔ اور جب راجہ نے سُنا، کہ وزیر کا کام تمام ہوگیا ہے، تو اس نے بھی مطمئن ہو کر جان دی۔اس راجہ نے ۳۷ سال تک حکومت کی اور اس کے بعد چند دن تک تخت خالی پڑا رہا۔ ادھر سندھی متی کے مارے جانیکی خبر اس کے گورو ایشان دیو کو ملی، تو اس نفس کش سادھو کا دل بے قابو ہوگیا، افسوس! کہ اس دنیاوی زندگی کے بعد جو سرس کے پھول کی طرح آسانی سے ٹوٹ جاتی ہے۔اس پھول کی شاخ کی طرح پاکباز لوگوں کی فیاضی ہی باقی رہ جاتی ہے۔پس وہ اس غرض سے شمشان بھومی کی طرف روانہ ہُوا۔کہ اس نیک شخص کی جس کا کہ اس کی زندگی میں کوئی ہمدرد نہ تھا، آخری رسوم ادا کرے، موقع پر پہنچکر اس نے دیکھا، کہ غریب سندھی متی کے جسم کا گوشت جنگلی جانور کھا گئے ہیں۔اور صرف ہڈیوں کا ڈھانچہ باقی رہ گیا ہے، اس کو بھی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بھیڑیئے بزور کھینچنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ مگر یہ سُولی کے ساتھ اچھی طرح کسے ہونیکی وجہ سے ابھی تک انکے ہاتھ نہ پڑا تھا۔ اسکی کھوپری کے کھلے سوراخوں سے گذرتی ہوئی ہوا کے ذریعے سے جو آوازیں پیدا ہوتی تھیں، ان سے معلوم ہوتا تھا، کہ سندھی متی خود اپنی حالت پر آہ وزاری کر رہا ہے۔ گورو نے جب اسے اس حالت میں دیکھا، تو اس کا دل بھر آیا، اور کہنے لگا، "اے عزیز! افسوس ہے، کہ آج میں تجھے اس حالت میں دیکھتا ہوں" یہ کہکر اور چیختے ہوئے بھیڑیوں کو پرے ہٹا کر اس نے سندھی متی کی لاش کو جو سولی سے جکڑی ہوئی تھی، کھولکر نیچے اتارا۔ مگر جب وہ اس کے جلانے کی تیاریاں کر رہا تھا، تو اس نے اسکی پیشانی پر مفصلہ ذیل شلوک لکھا ہوا دیکھا:-

"اسکی زندگی افلاس میں گذریگی دس سال قید رہیگا سولی پر جان دیگا، اور اسکے بعد تخت کا مالک بنیگا"

اب ایشان دیو کے دل میں یہ خیال پیدا ہوا، کہ جب اس شلوک کے پہلے تین پدوں (حصوں) کی شرائط پوری ہو چکی ہیں، تو کیا یہ ممکن نہیں، کہ چوتھے پد کا شرط بھی پوری ہو جائے۔ مگر وہ حیران تھا، اور سوچ رہا تھا، کہ یہ شرط کیونکر پوری ہو سکتی ہے۔ آخر کار بہت کچھ غور وخوض کے بعد وہ اس نتیجہ پر پہونچا، کہ قدرت کی طاقت کا اندازہ لگانا فہم انسانی سے بعید ہے، ہر شخص قسمت پر بھروسہ رکھتا ہوا بھی اپنے کاموں میں قدرت کے پُر اسرار پہیئے کو شکست کرنے کی پوری کوشش کرتا ہے۔ مگر قدرت جس کی عظمت اپنے ارادوں کو پورا کرنے میں کسی قسم کی روکاوٹ کی پرواہ نہیں کرتی، اپنی عجیب وغریب طاقت کا اظہار کرتی ہے قسمت ہی نے جو تمام معجزوں کا مجموعہ ہے، قصبہ متی پور میں مقتول پارتھ کو ناگ کی دختر کی طاقت سے زندہ کر دیا تھا۔ خالق نے جو تمام فرمانرواؤں سے بالاتر ہے، کرشن جی کی طاقت کے ذریعے پریچت کو جسے درونا چارج کے بیٹے نے اپنے ہتھیار کے زور سے ماں کے رحم میں ہی جلا دیا تھا۔ زندہ کر دیا تھا۔ قسمت کے علاوہ اور کون تھا، جو گک کو جسے دیتوں نے جلا کر راکھ کر دیا تھا، زندہ کرنیکی جرأت کر سکتا۔ مذکورہ بالا باتوں کو سوچکر ایشان دیو اسکی لاش کو اسی جگہ چھوڑ کر اس بات کو دیکھنے کیلئے کہ سندھی متی کی پیشانی کے شلوک کے آخری پد کی پیشگوئی کس طرح پوری ہوتی ہے، ایک طرف بیٹھ گیا۔ آدھی رات کے وقت ایشان دیو کو جو کہ اپنے خیالات کی الجھن میں پڑا ہوا جاگ رہا تھا،

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یکایک آسمانی عنبر کی خوشبو محسوس ہوئی، اور ایک قسم کا بھیانک شور جو بڑے بڑے گھنٹوں اور نقاروں کے بجنے کی آواز سے پیدا ہوتا تھا۔ اسکے کانوں میں پہنچا۔ اور اسکے بعد جوگنیوں کا ایک مجمع جن کے گرد روشنی کا ہالہ بنا ہوا تھا، اس پر اسکی نظر پڑی۔ اس مجمع کو دیکھکر اور یہ معلوم کرکے کہ وہ سندھی متی کی لاش کو بھی اٹھا کرلے گئی ہیں کانپتا ہوا تلوار ہاتھ میں لئے شمشان کی طرف بڑھا، اور ایک درخت کے پیچھے کھڑا ہوکر کیا دیکھتا ہے، کہ ان جوگنیوں نے سندھی متی کا پنجر اپنے حلقہ میں کرلیا ہے، اور اسکے تمام اعضا جوڑ رہی ہیں .... ان میں سے ہر ایک نے پنجر پر اپنا اپنا ایک عضو رکھا۔ اور کہیں سے گوشت پوست لاکر اسکے جسم کو مکمل کردیا۔ اور پھر انہوں نے اپنی طاقتِ روحانی سے سندھی متی کی روح کو جو ابھی کسی دوسرے جسم میں داخل نہیں ہوئی تھی، اور اِدھر اُدھر آوارہ پھر رہی تھی، طلب کرکے اسکے جسم میں داخل کردیا اب سندھی متی ایک ایسے شخص کی طرح اُٹھ بیٹھا۔ جیسے کوئی خواب سے بیدار ہوتا ہے اور جوگنیوں نے اسکے جسم پر آسمانی خوشبویات لگا کر شاندار پوشاک پہنا کر اپنی ٹولی کا مالک قرار دیا.... ایشان دیو کو خوف پیدا ہورہا تھا، کہ رات ختم ہونیوالی ہے کہیں ایسا نہ ہو، کہ جوگنیاں اپنے اپنے اعضا واپس لیکر پھر سندھی متی کو مُردہ بنا کر پھینک جائیں۔ وہ دل کڑا کرکے اور نعرہ مار کر فوراً ان کے قریب جا پہنچا، جسکو دیکھکر ان جوگنیوں کا غول نظروں سے غائب ہوگیا۔ اسکے بعد یہ آواز سنائی دی "اے ایشان خائف مت ہو ہمارا کوئی عضو کم نہیں ہوا۔ نہ ہم اس شخص کو جسے زندہ کرچکی ہیں دھوکہ دینا چاہتی ہیں۔ یہ شخص جسکو ہم نے آسمانی جسم سے مرتب کیا ہے، زمین پر سندھی متی کے نام اور اپنے شریفانہ چال چلن کی وجہ سے آریہ راج کے لقب سے مشہور ہوگا"

اب سندھی متی کو جس نے شاندار پوشاک اور ہار پہنا ہوا تھا، اور جو آسمانی زیورات سے آراستہ تھا، گذشتہ واقعات یاد آنے لگے، اور وہ جھک کر اپنے گورو کے قدموں پر گر پڑا۔ ایشان دیو نے اُسے اٹھا کر گلے سے لگایا۔ اور اس شخص سے جس کے متعلق وہ کبھی خواب میں بھی خیال نہ کرسکتا تھا، کہ وہ زندہ ہوجائیگا بغلگیر ہوتے وقت جو خیالات اسکے دل پر دورہ کررہے تھے، کون ہے جو انکا اندازہ لگا سکے۔ ادھر یہ دونوں ایک جگہ پر بیٹھکر اس بے بنیاد لیکن عجیب دنیاوی زندگی پر غور کرتے ہوئے گفتگو کرنے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لگے۔ اُدھر جب یہ خبر شہر میں پہونچی، تو عورت، مرد، جوان، بوڑھے اور امیر و وزیر سب کے سب جمع ہو کر شمشان بھومی میں پہونچ گئے۔ اگرچہ اوّل اوّل سندھی متی کی شکل کو دیکھکر جو پہلے سے بالکل مختلف تھی لوگوں کے دلوں میں شبہ پیدا ہو گیا تھا، مگر جب اس نے ان کے ساتھ گفتگو کی، اور گذشتہ زمانہ کے واقعات کا ذکر کیا، تو سارے شکوک جاتے رہے۔ ہر چند کہ سندھی متی دنیاوی جھمیلوں میں پھنسنا نہیں چاہتا تھا، مگر اب گورو کے فرمان اور اہلِ ملک کے اصرار سے تخت پر جو اس وقت خالی پڑا تھا۔ بیٹھنا منظور کر لیا خوشی کے باجے بجنے لگے، اور برہمنوں نے اس جگہ اس کو اشنان کرا کر اس کے سر پہ تاج پہنا دیا۔ اور جب اسکی سواری شہر میں داخل ہوئی۔ تو رعایا خوشی کے نعرے مار رہی تھی۔ اور چاروں طرف سے پھولوں اور بھُنے ہوئے دانوں کی بارش ہو رہی تھی"۔ (راج ترنگنی کلہن جلد اوّل ترجمہ ٹھاکر اچھر چند ص ۱۷۹ تا ۱۸۴)

پیشتر اس کے کہ ہم اس واقعہ کی اصلیت اور ماہیت پر بحث کریں۔ ہمیں اتنا تو ضرور معلوم ہوتا ہے کہ گذشتہ زمانہ میں کشمیر میں ایک شخص سندھی متی ہوا ہے، جو بعد میں جا کر حکمران بھی بنا۔ اور اس کے گورو کا نام ایشان دیو تھا، ایشان اور متی نام ہندوؤں کے نہیں ہوتے۔ اور ایشان تو حضرت عیسےٰ علیہ السلام کے نام سے صاف مشابہت رکھتا ہے۔ اگر یہ ہندووانہ نام ہوتے۔ تو ہندوؤں میں ایسے نام مشہور ہوتے۔ لیکن ظاہر ہے، کہ ہندو ایسے نام نہیں رکھتے۔ اس سے صاف معلوم ہوتا ہے، کہ یہ نام یا ان ناموں کے رکھنے والے انسان باہر سے آئے اور متی کے ساتھ ایشان کے ذکر کا آنا اور بھی ہماری دلیل کو قوی کرتا ہے۔ دیو کا لفظ کشمیر میں پوتر اور معزز کے معنوں میں استعمال ہوتا ہے۔ اس خیال کی تائید مزید ہندو کتب، کے بعض ان حوالوں سے بھی ہوتی ہے، جو حضرت مفتی محمد صادق صاحب نے اپنی کتاب "قبر مسیح" کے صفحہ ۵۲ و ۵۳ پر درج کئے ہیں، اور وہ یہ ہیں:-

۱- "ایک بار شک دیش کا راجہ شالباہن ہمالہ کی چوٹی پر گیا، تو اس طاقتور راجہ نے ہون دیش کے نیچے ایک گورے رنگ والے سفید کپڑے پہنے ہوئے انسان کو دیکھا۔ راجہ نے اس سے پوچھا، آپ کون ہیں، وہ خوش ہو کر بولا۔ میں کنواری کے گربھ سے پیدا ہوا خدا کا بیٹا ہوں۔ ایشور کی مورتی ہردے میں پراپت ہونے کے کارن میرا عیسےٰ مسیح یہ نام مشہور ہے۔ (بھوشیہ پران سرگ کھنڈ ۳ ادھیائے ۲ شلوک ۲۱ تا ۳۱)

۲- "حضرت عیسےٰ مسیح جنکے نام کا ڈنکا آج بڑے زور سے بج رہا ہے، وہ بھی تحصیل علم کے لئے ہندوستان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہیں آئے تھے اخبار نائن ٹینتھ سینچری اکتوبر ۱۸۹۴ء کے صفحہ ۵۱۵ میں ایک مضمون شائع ہوا تھا کہ ایک روسی سیاح ایم نوٹووچ کو تبت کی خانقاہ مقام ہمس میں ایک کتاب ملی ہے۔ جو یسوع مسیح کی سوانحعمری ہے۔ اس میں لکھا ہے، کہ وہ ہندوستان میں براہمنوں اور بدھ پجاریوں سے تعلیم پاتا رہا۔ اسی طرح سندھ کے قدیم مکان کھودنے سے ہیرنگٹن صاحب کو عبرانی زبان میں ایک بائبل ملی تھی۔ جس میں لکھا تھا، کہ "عیسے مسیح نے ہندوستان میں تعلیم پائی" (قدیم ہندوستان منٹ راماین بطرز ناول صفحہ ۳۱)

ہندوستان کی اس قدر کتب میں حضرت عیسے علیہ السلام کا ذکر آنا بلاوجہ نہیں، بلکہ یہ اس کا قطعی ثبوت ہے کہ آپ ہندوستان میں تشریف لائے۔ اور جیسا کہ تواریخی شواہد سے پتہ چلتا ہے۔ آپ تبت اور کشمیر میں بھی تشریف لے گئے اور سندھی متی جو بعد میں کشمیر کا راجہ بنا۔ آپ کا مرید تھا چونکہ مندرجہ بالا حوالہ سے سندھ میں حضرت عیسے علیہ السلام کے نشانات ملنے کا ثبوت بھی ملتا ہے، اسلئے بہت ممکن ہے، کہ آپ کچھ عرصہ سندھ میں ٹھہرے ہوں۔ اور سندھ کا کوئی شخص آپ کا مرید بنا ہو۔ پھر کشمیر میں آکر وہ سندھی متی کے نام سے مشہور ہوا۔ یا یہ صورت ہو سکتی ہے، کہ حضرت عیسے علیہ السلام کی شہرت سُنکر کشمیر سے کوئی شخص آپ کے پاس آپ کے قیام سندھ کے دوران میں گیا ہو۔ اور آپ کی بیعت سے مشرف ہو کر کچھ عرصہ وہاں رہا ہو۔ اور واپس آکر کشمیر میں سندھی متی کے نام سے مشہور ہوا ہو۔ اسکی مثالیں آجکل کے زمانہ میں بھی بکثرت ملتی ہیں۔ کہ ایک شخص ایک لمبے عرصہ تک کسی دوسرے ملک میں رہنے کے بعد جب اپنے ملک میں واپس آتا ہے، تو اُسے اس ملک کی طرف نسبت دیدی جاتی ہے۔

غرض راج ترنگنی کے حوالہ سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ سندھی متی پہلے راجہ جے اندر کا وزیر رہا۔ بعد میں اُسے تکالیف اٹھانی پڑیں۔ لیکن آخرکار وہ کشمیر کا حکمران ہو گیا۔ اس سے حضرت مسیح موعودؑ کی کتاب "مسیح ہندوستان میں" میں مندرجہ ایک امر کی بھی تائید ہوتی ہے۔ حضورؑ صفحہ ۵۱ و ۵۲ میں فرماتے ہیں:۔

"غرض اس ملک (کشمیر) میں حضرت مسیح کو بڑی وجاہت حاصل ہوئی۔ اور حال ہی میں ایک سکّہ ملا ہے، جو اسی ملک پنجاب میں سے برآمد ہوا ہے۔ اس پر حضرت عیسے علیہ السلام کا نام پالی میں درج ہے اور یہ اسی زمانہ کا سکّہ ہے، جو حضرت عیسے کا زمانہ تھا۔ اس سے یقین ہوتا ہے، کہ حضرت مسیح علیہ السلام نے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اس ملک میں آکر شاہانہ عزت پائی۔ اور غالباً یہ سکہ ایسے بادشاہ کی طرف سے جاری ہوا، جو حضرت مسیح پر ایمان لے آیا تھا۔ ایک اور سکہ برآمد ہوا ہے، اس پر ایک اسرائیلی مرد کی تصویر ہے۔ قرائن سے معلوم ہوتا ہے، کہ وہ بھی حضرت مسیح کی تصویر ہے۔ قرآن شریف میں ایک یہ بھی آیت ہے، کہ مسیح کو خدا نے ایسی برکت دی، کہ جہاں جائیگا۔ وہ مبارک ہوگا۔ سو ان سکوں سے ثابت ہے، کہ اس نے خدا سے بڑی برکت پائی، اور وہ فوت نہ ہوا، جب تک اس کو ایک شاہانہ عزت نہ دیگئی۔"

اب اس حوالہ کو سندھی متی کے حکمران ہونیسے اگر ملایا جائے، تو صاف ظاہر ہے، کہ سندھی متی جو ان کا مرید تھا، اس نے نیز بعد میں جو حکمران حضرت عیسےٰ علیہ السلام کے دین پر ہوئے، ان سب نے عزت اور تبرک کے طور پر حضرت عیسےٰ علیہ السلام کے نام کو سکوں پر لکھوایا۔ یا انکی تصویر ان سکوں پر درج کرائی۔ اور ہندوؤں نے بھی انکی عزت کو دیکھکر انہیں اپنے دیوتاؤں کی فہرست میں داخل کرلیا تھا۔ جیساکہ مسٹر بارنٹ نے اپنی کتاب اینٹی کوئیٹیز آف انڈیا (آثار قدیمہ ہندوستان) کے صفحہ ۳۴۳ میں لکھا ہے، کہ قدیم ہند میں ایک دیوتا کا نام عیسےٰ ناتھ تھا۔ اور ہندوستانی لوگ اس کی پرستش کرتے تھے۔

لیکن ان تمام امور کے باوجود کوئی شخص اعتراض کرسکتا ہے، کہ سندھی متی کا جو افسانہ راج ترنگنی میں درج کیا گیا ہے، آیا وہ قابلِ قبول بھی ہے یا نہیں؟ تو اس کے متعلق یاد رکھنا چاہیئے، کہ گو بعض قدیم تاریخی واقعات کے ساتھ افسانے اور کہانیاں مل گئی ہیں، تاہم شخصیتوں سے انکار نہیں ہوسکتا۔ بہت ممکن ہے، کہ مرورِ زمانہ سے حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی صلیب کا واقعہ ہی سندھی متی کے نام کے ساتھ مشہور ہوگیا ہو۔ اور اس کو بعد میں افسانہ کے رنگ میں کم وبیش کردیا گیا ہو۔ یہ قیاس زیادہ قرینِ عقل معلوم ہوتا ہے۔ جب ہم دیکھتے ہیں، کہ زمانہ قدیم میں جب ناٹک اور قصے کہانیاں لکھی جاتی تھیں، تو فرضی ہیرو کی بجائے ملک کی مشہور ہستیوں کو ہی افسانہ کا ہیرو فرض کرلیا جاتا تھا، جیساکہ سکندر رومی کے بیان میں خضر کا قصہ کسی نے لکھدیا۔ لیکن اب وہ زبان زدِ عوام ہے اور جہلا اسے صحیح سمجھتے ہیں۔ اسی طرح ممکن ہے کہ کسی شخص نے سندھی متی کے متعلق کوئی ایسا افسانہ لکھا ہو اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے جو واقعات اس کے ذہن میں ہوں انہیں سندھی متی کے ساتھ منسوب کردیا ہو۔ کیونکہ افسانہ نویس جب کوئی واقعہ لکھتا ہے، تو اکثر زمانے کے حالات و واقعات کا اثر اس پر پڑتا ہے پس

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یہ بات عین ممکن ہے، کہ حضرت مسیح علیہ السلام کے صلیب کے واقعہ کو ایک دوسرے رنگ میں اس نے سندھی متی کیلئے بیان کر دیا ہو۔ یا پھر توارد بھی ممکن ہے۔ یعنی ہو سکتا ہے کہ سندھی متی کو بھی راجہ کی ناراضگی کے باعث اسی قسم کے حالات میں سے گذرنا پڑا ہو جس قسم کے حالات سے حضرت مسیح علیہ السلام کو گذرنا پڑا تھا۔ اور نہیں بھی مختلف قسم کی ادویات کے ذریعہ اچھا کیا گیا ہو، جن میں عنبر و کستوری بھی ہوں۔ اور جوگنیوں کا واقعہ بعد کے افسانہ نویسوں نے زائد کر لیا ہو۔ کیونکہ پرانے زمانوں میں جبکہ تحریر کی طرف بہت کم توجہ تھی۔ تاریخی واقعات کو نظموں کی شکل میں بھاٹ اور کوی (شاعر) یاد رکھتے تھے۔ جن میں کچھ تو ضرورت شعری سے اور کچھ مرور زمانہ سے بعض واقعات کا مبالغہ آمیز طور پر اضافہ ہو جاتا تھا۔ چنانچہ ٹھاکر اچھر چند صاحب نے راج ترنگنی کے ترجمہ کا جو دیباچہ لکھا ہے، اس میں اس امر کو ذیل کے الفاظ میں تسلیم کیا ہے:۔

"اس میں کلام نہیں۔ کہ فن تحریر کی ایجاد سے پہلے بھی بے انتہا قومیں اور سلطنتیں صفحۂ عالم پر نمودار اور محو ہو چکی ہیں۔ اپنے زمانہ میں انہوں نے ایک دوسرے سے لڑائیاں بھی کیں۔ اور دیوانی ضوابط بھی قائم کئے۔ لیکن اس زمانہ کی کوئی تحریر موجود نہ ہونیکے باعث ہمیں جو معلومات حاصل ہو سکتی ہیں، وہ غیر معتبر اور غیر مکمل ہیں۔ اس قسم کی گئی گذری ہوئی قوم کی نسبت واقفیت حاصل کرنیکا ذریعہ انکے مذہبی یا قومی گیت بعض اوقات وہ کہانیاں جو زبان زد عوام چلی آئی ہوں اور ایک سے دوسرے شخص تک پہونچنے میں عجیب و غریب مبالغے حاصل کر چکی ہوں یا ان کے علاوہ حد بندی کے پتھر . . . . . . وغیرہ ہو سکتے ہیں۔" (صہ ۱۵)

"ہندوستان میں اس وقت ہر مضمون کو بصورتِ نظم ادا کرنے کا طریق پسند کیا جاتا تھا۔ رزم و بزم کے واقعات جو اس طرح منظوم کئے جاتے تھے۔ وہ شروع شروع میں تو بھاٹوں اور کویوں (شاعروں) کو یاد رہا کرتے تھے۔ بعد میں جوں جوں فنِ تحریر کا رواج ترقی پکڑتا گیا یہی نظمیں تاریخی حیثیت میں کتابی شکل اختیار کرتی گئیں۔" (صہ ۲۱)

ایسا ہی سٹائن صاحب بھی اپنے ترجمہ راج ترنگنی کے دیباچہ میں لکھتے ہیں:۔

"زمانۂ قدیم کے واقعات کی جو باتیں روایتی طور پر لوگوں کو یاد رہ گئی تھیں، وہ فرضی اور مصنوعی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قصّوں کہانیوں کے ساتھ مل جل کر ہندوستان کی رزمیہ نظموں پرانوں وغیرہ کی صورت اختیار کر چکی ہیں۔"

کلہن کے حالات پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے، کہ اس نے اپنی کتاب ۱۱۴۸ء سے ۱۱۵۰ء کے درمیان لکھی۔ پس گیارہ سو سال بعد جو حالات لکھے جائینگے۔ یقیناً ان میں کمی زیادتی آگئی ہوگی۔ جن کتابوں سے کلہن نے امداد لی ہے، ان کے متعلق اس کا بیان ہے:۔

"راجگانِ کشمیر کے متعلق قدیم ترین کتابیں اس لئے غیر مسلسل بن چکی ہیں، کہ سورت نے ان کا اس خیال سے خلاصہ کر دیا تھا، کہ انہیں آسانی سے یاد رکھا جا سکے۔ سورت کی نظم نے ہرچند کہ شہرت حاصل کر لی ہے تاہم اس میں مضمون کی کامل طور پر توضیح نہیں ہوتی۔ کیونکہ علمیت کے بیجا استعمال سے اس کتاب کا مطالعہ مشکل بن چکا ہے۔ کسی قدر بے احتیاطی کے باعث کھیم اندر کی نرپاولی میں ایک حصہ بھی ایسا نہیں جو غلطیوں سے پاک ہو"

اس کے بعد کلہن نے بعض دیگر کتب کا ذکر کرتے ہوئے اس امر کا دعویٰ کیا ہے کہ اس کی کتاب غلطیوں سے پاک ہے۔ لیکن جیسا کہ ناظرین پر مندرجہ بالا حوالہ سے ظاہر ہو گیا ہوگا، خود کلہن کی کتاب بھی غلطیوں سے مبرا نہیں۔ اگر وہ اصل پرانی کتب مل جائیں۔ جن سے کلہن نے امداد لی ہے، تو یہ واقعہ زیادہ صاف ہو سکتا ہے۔ اور اس طرف تحقیقات کے لئے بہت میدان ہے۔

کلہن خود شاعر ہے، اور اس نے راج ترنگنی نظم میں لکھی ہے۔ اس لئے یہ بھی مبالغہ سے خالی نہیں۔ چنانچہ ٹھاکر اچھر چند صاحب کے ترجمہ راج ترنگنی کے دیباچہ میں لکھتے ہیں:۔

"اس بات سے انکار کرنا گویا انصاف کا خون کرنے کے برابر ہوگا۔ کہ کلہن نے بعض اوقات اپنی تحریر کو اس قدر پیچیدہ بنا دیا ہے۔ کہ اس کا مطلب سمجھنا دشوار ہو جاتا ہے چنانچہ بہت سی مطبوعہ تالیفات تصنیف ہذا میں جو غلطیاں پائی جاتی ہیں ان میں قصور مرددون کا نہیں ہے بلکہ کلہن کی پیچیدہ تحریر کا ہے۔ تحریر کے اس دھندلاپن کا باعث کسی قدر یہ بھی ہے کہ اس نے نادر الفاظ استعمال کئے ہیں یا فقرات کو پیچیدہ کر دیا ہے۔ یا شاعرانہ گورکھ دھندا دیا ہے۔" (دیباچہ صہ ۱۴۱)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"وہ جا بجا عجیب و غریب استعارات شاعرانہ تشبیہیں اور ذومعنی الفاظ استعمال کرتا ہے" (دیباچہ ص ۱۳۹)

اسی طرح کلہن کی ناٹکی طرز تحریر کے متعلق ٹھاکر صاحب موصوف لکھتے ہیں :-

"کلہن کی تصنیف کے جن حصوں میں متاثر کن واقعات کو بیان کرتے ہوئے ڈرامیٹک طرز اختیار کی گئی ہے۔ وہ ایک جداگانہ قسم کی شاعرانہ خوبی رکھتی ہے" (ص ۱۳۸)

اس سے صاف معلوم ہوتا ہے، کہ کلہن نے خود بھی اس کتاب میں شاعرانہ تخیل اور مبالغہ سے کام لیا ہے خصوصًا ان واقعات میں جہاں متاثر کن حالات آئے ہیں، اس نے ناٹکی طرز اختیار کی ہے۔ اور ناٹکی طرز بیان میں واقعات کی کمی بیشی ضرور ہو جاتی ہے۔ پس اغلب ہے کہ اس واقعہ کے بیان کرنے میں بھی حسب ضرورت کلہن نے شاعرانہ تخیل اور مبالغہ سے کام لیا ہو۔ اور اصل واقعہ میں رنگینیٔ بیان کے لئے بعض ایسے واقعات درج کر دیئے ہوں جو محض قصہ کے طور پر مشہور ہوں۔ یعنی اصل قصہ صرف یہ ہو کہ راجہ اندر نے سندھی متی کو کچھ تکلیف دی ہو لیکن بعد میں اس میں مبالغہ کر لیا گیا ہوگا۔

ان تمام امور کے بعد جس امر پر خاص طور پر غور کرنا ہے، وہ یہ ہے، کہ یہ واقعات کس زمانہ میں پیش آئے، کیونکہ اگر زمانہ کا بہت زیادہ فرق ہو، تو پھر اس واقعہ کا حضرت مسیح علیہ السلام اور انکے کسی حواری پر چسپاں ہونا مشکل ہو سکتا ہے۔ اس کیلئے جب ہم ٹھاکر اچھر چند صاحب کی ترجمہ راج ترنگنی کو دیکھتے ہیں تو اس کے دیباچہ کے ص۱۴۷ میں لکھا ہے کہ سندھی متی ۳۰۴۱ لوکک سمت میں تخت نشین ہوئے، اور ص۱۶ پر ۱۹۱۲ء کی مطابقت سے جو مختلف سنین درج کئے گئے ہیں وہاں سے معلوم ہوتا ہے، کہ ۱۹۱۲ء کے مطابق لوکک سمت ۴۹۸۸ تھا۔ اب اگر ۳۰۴۱ میں ۱۹۱۲ کو جمع کیا جائے تو ۳۵ سال کا فرق رہ جاتا ہے۔ اور اس قدر لمبے عرصہ میں اتنے سالوں کا تفاوت کوئی بڑا فرق نہیں۔ خصوصًا جبکہ پہلے راجاؤں کی صحیح تاریخیں بھی محفوظ نہیں اور خود سنہ عیسوی کا اجرا بھی اس قدر بعد کے زمانہ میں ہوا ہے کہ اس کی اس صحت پر اعتبار نہیں کیا جا سکتا۔ اور یہ نہیں کہا جا سکتا، کہ واقعی حضرت عیسٰے علیہ السلام کے ظہور کے وقت تک اس کی انتداء پہونچتی ہے۔

ان تمام امور پر غور کرنیکے بعد ہم اسی نتیجہ پر پہونچتے ہیں، کہ ایشان دیو واقعی حضرت عیسٰی علیہ السلام تھے اور سندھی متی انکے ایک مخلص مرید تھے۔ جو بعد میں کشمیر کے حکمران بنے۔ اور اس طرح سے قرآن کریم کی اس

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آیت کی تصدیق ہوتی ہے وَاٰوَیْنٰھُمَآ اِلٰی رَبْوَۃٍ ذَاتِ قَرَارٍ وَّمَعِیْنٍ۔ یعنی ہم نے حضرت عیسےٰ اور مریمؑ کو پناہ دی۔ ایسی سطح مرتفع پر جہاں انہیں آرام ملا۔ اور جہاں چشمے چلتے ہیں۔ اب یہ سوال رہ جاتا ہے۔ کہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام کشمیر میں کیوں آئے۔ تو اسکا جواب صاف ہے کہ وہ رَسُوْلًا اِلٰی بَنِیْٓ اِسْرَآئِیْلَ تھے۔ اور وہ بنی اسرائیل کی کھوئی ہوئی بھیڑوں کی تلاش میں یہاں آئے تھے۔ کیونکہ کشمیر میں بنی اسرائیل موجود تھے۔ اس موضوع پر بہت کچھ لکھا جا چکا ہے لیکن اسجگہ ایک دو حوالے اس موضوع پر بھی درج کرنا خالی از فائدہ نہ ہوگا۔

۱۔ ڈاکٹر برنیر اپنے سفر نامہ میں لکھتے ہیں:۔ "کشمیر میں یہودیت کی بہت سی علامتیں پائی جاتی ہیں۔ چنانچہ پیر پنجال سے گذر کر جب میں اس ملک میں داخل ہوا۔ تو دیہات کے باشندوں کی صورتیں یہودیوں کی سی دیکھکر مجھے حیرت ہوئی"۔

ایسا ہی کرنل جارج فارسٹر نے لکھا ہے کہ "جب پہلے پہل میں نے کشمیریوں کو دیکھا۔ انکے لباس اور چہرے کی ساخت سے جو لمبا اور سنجیدہ طور کا تھا اور انکی ڈاڑھی کی وضع سے یہ خیال کیا۔ کہ گویا میں یہودیوں کے ملک میں آگیا ہوں"۔

۲۔ اور جی ٹی وگنی اپنے سفر نامہ کشمیر مطبوعہ لنڈن ۱۸۴۲ء کی جلد اول ص۳۹۵ میں لکھتے ہیں:۔

"جب میں نے کشمیر میں مارتنڈ عمارت کو دیکھا، تو اس کی ساخت کو یہودیوں کی ہیکل کے ساتھ بالکل مشابہ پا کر حیران رہ گیا۔ اور مجھے اس میں کچھ شبہ نہیں کہ اسکے بنانے والے کاریگر یہودی تھے اور مجھے ولف صاحب سے معلوم ہوا ہے کہ قدیم اِی تھی اوچا جسکا نام بھاکش ہے، اس میں عیسائی گرجوں کی شکل بالکل ایسی ہی ہے، جیسا کہ کشمیر کے پرانے مندر۔ معلوم ہوتا ہے کہ یہود جن ملکوں میں بھی گئے، انہوں نے سلیمان کی ہیکل کی نقل میں ہر جگہ اپنے مندر بنا دیئے"۔

مزید برآں جسقدر دوست راقم الحروف کو یہاں ایسے ملے، جو شام وغیرہ کی سیاحت کر چکے تھے، انہوں نے بتلایا، کہ کشمیر کے مکانوں کی ساخت بالکل شام سے ملتی ہے۔ شادی بیاہ پر بعض رسوم میں بھی تطابق ہے۔ یہ تمام امور بتلاتے ہیں، کہ یہ لوگ یہودی تھے۔ اور حضرت مسیح علیہ السلام واقعہ صلیب کے بعد پیغام الٰہی پہنچانے کیلئے اس ملک میں آئے۔ اور مختلف علاقوں میں تبلیغ کرنیکے بعد کشمیر میں فوت ہو کر محلہ خانیار میں دفن ہوئے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

چونکہ کشمیریوں میں قاعدہ ہے، کہ وہ ناموں کو تخفیف کرکے بولتے ہیں۔ مثلاً مصطفےٰ ملک کو مصفی ملک کہینگے اور احمد گنائی کو ام گنائی۔ لہٰذا ممکن ہے، کہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام کسی خاندانی مناسبت کی بناء پر یہاں آکر یسوع یوسف کہلاتے ہوں اور کشمیریوں نے اپنی عادت کے مطابق اس کے درمیانی حصّہ کو مخفف کرکے یوز آسف بنا دیا چنانچہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی قبر یوز آسف یا شہزادہ نبی کی قبر کے نام سے آجتک شہر سرینگر میں موجود ہے ؛

وصیّتیں

نوٹ :۔ وصایا منظوری سے پہلے اسلئے شائع کی جاتی ہیں۔ کہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو تو دفتر کو اطلاع دے ؛

نمبر ۵۹۲۰ :۔ منکہ سلامت بی بی زوجہ عبداللہ قوم ارائیں عمر ۴۰ سال پیدائشی احمدی سکنہ سنور ریاست پٹیالہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۶ ۲/۷ ۴۱ حسب ذیل وصیّت کرتی ہوں :۔ میری غیر منقولہ جائیداد کوئی نہیں۔ مہر میں اپنے خاوند کو مدت ہوئی معاف کرچکی ہوں۔ اس وقت میری منقولہ جائداد حسب ذیل ہے۔ جسکا ۱/۱۰ حصہ بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتی ہوں۔ ڈنڈیاں وکوکہ طلائی وزنی ۱/۲ ۱ تولہ قیمتی قریبًا ۶۰؎۔ چوڑیاں ۴ عدد آرسی یک نقری قیمتی ۱۶؎ مرنونگے نقرئی للعہ مشین سلائی پرانی سے کل مار روپیہ۔ نیز وعدہ کرتی ہوں کہ جو کچھ سلائی سے مجھے آمد ہوئی اسکا ۱/۱۰ حصہ ماہوار ادا کرتی رہونگی انشاء اللہ۔ مکرر آنکہ میری وفات پر اگر کوئی جائیداد اسکے علاوہ پائی جاوے اسکے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ نیز میں کوشش کرونگی کہ اپنی زندگی میں ۶۰؎ ادا کردوں۔ الامۃ سلامت بیگم بقلم خود۔ گواہ شد :۔ عبداللہ خاوند موصیہ۔ گواہ شد :۔ محمد تقی سکرٹری انجمن احمدیہ سنور ؛

نمبر ۵۹۱۵ :۔ منکہ حسین بی بی زوجہ عبدالرحمٰن نومسلم قوم احمدی پیشہ مزدوری عمر ۳۸ سال بیعت دسمبر ۱۹۴۰ء ساکن قادیان بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۶/۷ ۴۱ ہ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری اس وقت کوئی جائیداد نہیں ہے محنت مزدوری سے اپنا گذارہ کرتی ہوں۔ جو میری جائیداد میری وفات کے وقت ثابت ہو اسکے ۱/۱۰ حصہ کی اور ماہوار آمدنی کے ۱/۱۰ حصّہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اگر خدا نے مجھے منقولہ وغیر منقولہ جائیداد دی تو میں اسکے ۱/۱۰ حصّہ کی وصیّت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میرا مہر بتیس روپے بذمہ خاوند واجب الاداء باقی ہے جو اسکے ذمہ قرضہ ہے۔ میری ماہوار آمدنی پانچ روپے ہے۔ الامۃ:۔ نشان انگوٹھا حسین بی بی موصیہ۔ گواہ شد:۔ عبدالرحمٰن خاوند موصیہ نشان انگوٹھا۔ گواہ شد:۔ سردار عبدالرحمٰن بی۔اے دارالفضل ؛

نمبر ۵۹۱۶:۔ منکہ چوہدری عبدالرحمٰن ولد منشی عبدالحق صاحب مرحوم قوم اراعی پیشہ ملازمت سرکار عمر تقریباً ۲۸ سال پیدائشی احمدی سکنہ موضع اوجلہ حال ملایا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۷ ۵/۴۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد زمین تقریباً دو گھماؤں واقعہ موضع اوجلہ ہے اس کے نصف حصہ کا میں مالک ہوں۔ میں اس کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں میری ماہوار آمد ۔/۸/۱۸۷ ہے۔ میں وصیت کرتا ہوں کہ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا دسواں حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہونگا۔ نیز میری وفات کے وقت اگر کوئی اور جائیداد میری ثابت ہو، تو اسکے بھی دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد:۔ عبدالرحمٰن عفی عنہ ہیڈ کلرک ایڈوانس آرڈیننس ڈپو ملایا

نمبر ۵۹۱۰:۔ منکہ فضل الٰہی ولد حکیم حاجی رحمت اللہ صاحب قوم راول پیشہ تجارت عمر ۲۸ سال پیدائشی احمدی ساکن راہوں ضلع جالندھر بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۸ ۷/۴۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ اسوقت میری حسب ذیل جائیداد ہے:۔ (۱) ایک مکان پختہ واقع محلہ دارالعلوم قادیان دارالامان جس میں آجکل زکیہ صنعتی سکول ہے جس کی مالیت قریباً تین ہزار روپیہ ہے (۲) ایک قطعہ سفید زمین دس مرلے گرلز سکول کے سامنے ہے جس کی مالیت ۔/۴۵۰ روپے ہے (۳) چار دکانات و چوبارہ جن میں آجکل سٹار ہوزری کا دفتر ہے اور جس کی مالیت مبلغ چار ہزار روپیہ ہے۔ اس میں سے نصف حصہ کا میں مالک ہوں یعنی مالیت دو ہزار میرے حصہ میں ہے (۴) گاؤں کی اراضی اور سکونتی مکان قبلہ والد صاحب کے نام ہے۔ جو کہ مشترکہ ہے۔ میری مذکورہ بالا کل جائیداد کی قیمت اندازاً پانچہزار چار سو پچاس روپیہ ہے۔ میں اسکے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ لیکن میرا گذارہ صرف اسی جائیداد پر نہیں۔ بلکہ تجارت پر ہے جس کی اسوقت سالانہ آمد تقریباً چار سو روپیہ ہے۔ جو کہ کم و بیش ہوتی رہتی ہے۔ میں تازیست اپنی اس آمد کا دسواں حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہونگا۔ اور یہ بھی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتا ہوں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کہ میری جائیداد جو بوقت وفات ثابت ہو۔ اسکے دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اور اگر میں کوئی روپیہ ایسی جائیداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کروں تو اس قدر روپیہ اسکی قیمت سے منہا کر دیا جائیگا۔ العبد: حکیم فضل الٰہی احمدی بقلم خود۔ گواہ شد:۔ غلام حسین چاہلوی۔ گواہ شد سید محمد لطیف انسپکٹر بیت المال؂

نمبر ۵۹۱۲؁:۔ منکہ احمد ولد حافظ غلام محمد صاحب بی۔ اے۔ قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر ۲۸ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۲/۷/۴۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اسوقت کوئی منقولہ و غیر منقولہ جائیداد نہیں۔ میرا گذارہ صرف تنخواہ پر ہے ایک سو پچیس روپے بمعہ الاؤنس۔ میں اس کا ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ نیز میرے مرنے کے بعد اگر کوئی جائیداد ثابت ہو، تو اس جائیداد کا بھی دسواں حصہ صدر انجمن احمدیہ قادیان مالک ہوگی میں اپنی ماہوار آمدنی کی کمی بیشی کی اطلاع دفتر بہشتی مقبرہ کو دیتا رہونگا۔ العبد:۔ احمد جمعدار۔ آئی ایم ڈی نوشہرہ حال محلہ دار الرحمت قادیان۔ گواہ شد:۔ غلام محمد والد موصی صدر دار الرحمت۔ گواہ شد:۔ عبد الحکیم امین محلہ دار الرحمت؂

نمبر ۵۹۱۴؁:۔ منکہ سید ہمام الدین احمد ولد سید حسام الدین احمد صاحب قوم سید پیشہ ملازمت عمر ۲۴ سال پیدائشی احمدی ساکن کوسمبی ڈاکخانہ سونگھڑہ ضلع کٹک صوبہ اڑلیسہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۷ وفا ۱۳۲۰ہش حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میں اسوقت ٹاٹا کمپنی میں ۱۷۵ روپے ماہوار عارضی طور پر ملازم ہوں میں اپنی ماہوار آمد کی ۱/۱۰ حصہ کی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتا ہوں میرے والد اسوقت بفضلِ تعالیٰ بقید حیات ہیں۔ اسلئے اسوقت میری کوئی جائیداد نہیں ہے اور میرے مرنیکے بعد اگر کوئی جائیداد میری ثابت ہو تو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی العبد:۔ سید ہمام الدین احمد بقلم خود عفا عنہ۔ ایل فور ٹانسار روڈ ۱/۴ کدمہ جمشید پور۔ گواہ شد:۔ عبد اللہ خاں بی۔ اے امیر جماعت احمدیہ جمشید پور۔ گواہ شد:۔ بشیر احمد چغتائی بی ایس سی بقلم خود سیکرٹری وصایا جمشید پور

نمبر ۵۹۳۳؁:۔ منکہ انوار احمد خاں ولد چوہدری غلام احمد خاں قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر ۲۸ سال

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پیدائشی احمدی ساکن سڑوعہ ضلع ہوشیارپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۸ ماہ وفا ۱۳۲۰ہش حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میرے پاس اسوقت کوئی جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ نہیں ہے میرا گذارہ اسوقت ماہوار تنخواہ پر ہے ۔ مَیں اپنی ماہوار آمد کا آٹھواں حصّہ تازیست صدر انجمن احمدیہ قادیان کے خزانہ میں ہر ماہ بلا ناغہ داخل کرتا رہونگا ۔ اپنی ماہوار آمد کی کمی و بیشی کی اطلاع صدر انجمن احمدیہ کو دیتا رہونگا ۔ میرے مرنیکے بعد اگر میری کوئی ذاتی جائیداد ثابت ہو تو اسکے دسویں حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی ۔ اگر میں کوئی رقم اپنی زندگی میں داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کراؤنگا تو وہ میرے مرنیکے بعد میرے حصّہ جائیداد سے منہا کرلی جائیگی ۔ العبد :۔ انوار احمد خاں ۔ گواہ شد :۔ غلام احمد خاں امیر جماعت احمدیہ پاکپٹن ۔ گواہ شد :۔ محمد ابراہیم پٹواری نہر :

نمبر ۵۹۱۸ :۔ منکہ عبد الحمید ولد منشی عبد الرحیم صاحب قوم شیخ شرما پیشہ نوکری عمر ۲۰ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۱ ۷/ ۴۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں ۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ۔ میرا گذارہ ماہوار آمد پر ہے جو مبلغ ساڑھے اٹھارہ روپے ہے اسکے ۱/۱۰ حصّہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں ۔ آمد کی کمی و بیشی کی صورت میں بھی ۱/۱۰ حصہ ادا کرتا رہونگا ۔ اور جو جائداد اسکے علاوہ میری زندگی میں یا میرے مرنیکے بعد ثابت ہوگی اسکے بھی ۱/۱۰ حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی میں انشاء اللہ اس وصیت پر قائم رہونگا ۔ العبد :۔ عبد الحمید سپاہی کلرک ۴۹۳۶/ رام گڑھ کیمپ : گواہ شد :۔ حوالدار عبد المنان ۔ گواہ شد :۔ لانس نائک عیسٰے خاں :

نمبر ۵۹۳۶ :۔ منکہ محمد اسمٰعیل ولد حکیم مولوی کریم بخش صاحب قوم راجپوت پیشہ دوائی فروشی عمر ۶۰ سال تاریخ بیعت سنہ ۱۹۰۲ء نبگہ حال وارد لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳۱ ر جولائی سنہ ۱۹۴۱ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں ۔ اس وقت میری غیر منقولہ جائیداد کوئی نہیں ۔ میری رہائش مسجد احمدیہ بیرون دہلی دروازہ لاہور میں ہے ۔ سرمہ اور دیگر ادویات فروخت کرکے گزارہ کرتا ہوں ماہوار آمد قریبًا دس روپے ہے کم و بیش ہوتی رہتی ہے جس میں سے ۱/۱۰ حصہ تازیست ماہوار ادا کرتا رہونگا ۔ اور جو جائیداد میری وفات کے بعد ثابت ہو اسکے ۱/۱۰ حصّہ کی صدر انجمن احمدیہ قادیان مالک ہوگی ۔ العبد :۔ محمد اسمٰعیل نشان انگوٹھا ۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

گواہ شد:۔ شمس الدین ۔ گواہ شد:۔ یوسف علی بقلم خود ::

نمبر ۵۹۳۰ :۔ منکہ سردار بیگم زوجہ شیخ محمد ارجمند صاحب قوم شیخ قانونگو عمر ۲۷ سال تاریخ بیعت ۱۹۳۶ء ساکن سیالکوٹ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱۸-۶-۳۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں :۔ اسوقت میری جائیداد حسب ذیل ہے :۔ حق مہر مبلغ دو ہزار روپیہ ہی جو کہ بذمہ خاوند ہے زیورات کلپ قیمتی ۳۰/- روپے بُندے قیمتی ۱۵/- روپے مَیں اپنی تمام جائیداد کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں میرے مرنیکے بعد اگر میری کوئی جائیداد ثابت ہو تو اسکے بھی دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی نیز اگر مَیں اپنی زندگی میں حصہ وصیت کردہ میں سے کوئی رقم ادا کرسکوں۔ تو رقم حصہ وصیت کردہ میں سے منہا سمجھی جائیگی ۔ الامتہ :۔ سردار بیگم بقلم خود اہلیہ شیخ ارجمند صاحب کوٹھی ۴۰۶ میرددرد روڈ نئی دہلی ۔ گواہ شد :۔ شیخ محمد یعقوب بقلم خود :: گواہ شد :۔ محمد ارجمند خاوند موصیہ ::

نمبر ۵۹۱۱ :۔ منکہ حکیم احمد رضا ولد غلام حسین خاں قوم بلوچ کھوسہ پیشہ زراعت وطبابت عمر اندازاً ۲۵ سال تاریخ بیعت اندازاً ۱۹۲۳ء ساکن موضع رکھ چھابری ڈاکخانہ صدر ڈیرہ غازیخان بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱۳-۱۱-۳۷ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد غیر منقولہ کی تفصیل فرد شمولہ میں دیدی گئی ہے ۔ جس کے دسویں حصہ (اراضی نہر رکھیہ والی رقبہ تقریباً چھ بیگھہ قیمتی للعہ واقع موضع رکھ چھابری جس کا گوشوارہ فرد ملکیت بھی شامل ہے) کی میں وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان دارالامان کرتا ہوں۔ علاوہ ازیں میرے پاس بھی سامان اسوقت قیمتی پچاس روپے کا ہے۔ جسکے دسویں حصہ پانچ روپیہ کی بھی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں ۔ کل میزان دسواں حصہ کا لعہ ۵۹ روپے ہے ۔ طبابت کی آمدنی جو غیر معین ہی اسکا بھی دسواں حصہ ادا کرتا رہونگا ۔ اگر وصیت کے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں تو اسکے دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی میں کوشش کرونگا کہ حصہ وصیت اپنی زندگی میں قسط وار ادا کرتا رہوں اگر میری فوتیدگی کے بعد کچھ رقم باقی رہ جائے تو جائیداد غیر منقولہ مذکورہ میں سے وضع کرلی جائے جس کا داخل خارج میں اس وقت کرادونگا اگر دسواں حصہ جائیداد مذکورہ کی قیمت اپنی زندگی میں ادا کردوں تاہم اپنی عاقبت کی بھلائی کی خاطر اراضی مذکورہ جسکو مَیں اسوقت داخل خزانہ ۴۲ کرادونگا واپس نہ لونگا ۔ یہ اراضی نہر رکھہ والی خاکسار کی خود پیدا کردہ جائیداد ہے ... [illegible]

... حکیم احمد رضا خاں بقلم خود ۔ گواہ شد :۔ خان محمد ولد حکیم احمد رضا خان ۔ گواہ شد :۔ عزیز محمد وکیل ڈیرہ غازیخان ۔ گواہ شد :۔ محمد انور بقلم خود ۔ برادر حقیقی موصی ::

Digitized by Khilafat Library Rabwah

طبیہ عجائب گھر کی شہرۂ آفاق ادویہ

حسن افزا:۔ چہرے کو خوبصورت بناتا۔ کیل چھائیاں۔ داغ۔ مہاسے دور کرتا ہے۔ قیمت فی چھٹانک ایک روپیہ۔ یہ زعفران وغیرہ قیمتی ادویہ سے طیار کیا گیا ہے۔

اکسیر جگر:۔ تمام امراض جگر میں مفید ہے۔ قیمت درجہ اول ۲ر تولہ درجہ دوم ار تولہ؛

اکسیر ملیریا:۔ ملیریا کے ایام میں اس کا استعمال صحت کا بیمہ ہے۔ یہ دوائی ملیریا ایسے موذی مرض کو دور کر کے بدن میں طاقت پیدا کرتی ہے۔ قیمت بیس عدد گولیاں عمر

صندل پاؤڈر:۔ عورتوں کے ایام ماہواری کے تمام نقائص کو دور کرتا ہے۔ خون صاف کرنے اور نیا خون پیدا کرنے میں مردوں عورتوں اور بچوں سب کیلئے مفید ہے۔ قیمت ۲ر تولہ۔

تریاق الاطفال:۔ بچوں کی بدہضمی۔ ہرے پیلے دست۔ سوکا وغیرہ امراض میں مفید ہے۔ قیمت ایک ماہ کی خوراک عمر

لاجواب منجن:۔ دانتوں کو صاف کرتا اور مسوڑھوں کو مضبوط کرتا ہے اور دانتوں کی جملہ امراض میں مفید ہے۔ قیمت ۴ر فی شیشی؛

ٹھنڈا سرمہ:۔ خارش چشم کو دور کرتا ہے بصارت کو تقویت دیتا ہے۔ قیمت فی تولہ ۸ر

فوری علاج:۔ تخمہ۔ ہیضہ۔ قے۔ متلی۔ اسہال کو فوراً روکتا ہے اور معدہ کی جملہ خرابیوں میں مفید ہے زکام نزلہ۔ درد شقیقہ۔ درد سر کے علاوہ ہر قسم کے درد، زہریلے جانوروں کے کاٹے کا مجرب علاج ہے۔ قریباً ہر مرض کی دوا ہے۔ قیمت عہ فی تولہ نمونے کی شیشی ۶ر

اکسیر اٹھرا:۔ مجوزہ حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ جن مستورات کے اولاد نہ ہوتی ہو۔ یا اسقاط کی مرض میں مبتلا ہوں یا جنکی اولاد بچپن میں داغ مفارقت دے جاتی ہو۔ ان کیلئے نعمت ہے۔ قیمت فی تولہ ایک روپیہ۔ مکمل خوراک گیارہ تولے لعہ؛

طبیہ عجائب گھر۔ قادیان؛

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سر محمد ظفر اللہ خاں صاحب

دواخانہ نور الدینؓ میں

۱۱ تبلیغ ۱۳۱۹ ہش آنریبل چودھری سر محمد ظفر اللہ خانصاحب رکن حکومت ہند دواخانہ نور الدینؓ میں تشریف لائے۔ ایک گھنٹہ کے قریب آپ دواخانہ میں تشریف فرما رہے۔ آپ کے ہمراہ جناب چوہدری بشیر احمد صاحب بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی۔ کنٹرولر آف سپلائز پنجاب بھی تھے آنریبل سر محمد ظفر اللہ خانصاحب نے "دواخانہ نور الدینؓ" کے متعلق مندرجہ ذیل ریمارکس تحریر فرمائے:۔

"حضرت خلیفہ اوّل رضی اللہ عنہ میرے باپ کے محسن تھے۔ پھر میرے محسن تھے۔ مولوی عبدالوہاب صاحب عمر میرے محسن زادے ہیں۔ مجھے یہ سُنکر بہت خوشی ہوئی۔ کہ انہوں نے طب کی تعلیم حاصل کی ہے اور ایک حد تک اس فن میں دسترس بھی حاصل کر چکے ہیں۔ اور اپنے یگانہ اور یکتا باپ کے چھوڑے ہوئے خزانوں کو بنی نوع انسان کی خدمت کیلئے استعمال کرنیکا ارادہ رکھتے ہیں اور اس نیت سے ایک دواخانہ بھی قائم کیا ہے چنانچہ آج میں اُنکی خدمت میں حاضر ہوا اور دواخانہ دیکھا۔ حضرت خلیفہ اوّلؓ کا بیاض دیکھا اور اس محبوب دستخط کو دیکھکر دل کی عجیب کیفیت ہوئی جب میں انگلستان میں طالب علم تھا، تو اس دستخط میں مجھے نوازا کرتے تھے۔ کبھی ارشد وارجمند باشی سے خطاب فرماتے کبھی ظفر اللہ باشی سے کبھی پیارے پر ہی اکتفا کرتے تھے میں کہاں سے کہاں چلا گیا۔ مولوی عبدالوہاب صاحب کی خدمت میں مبارکباد عرض کرتا ہوں۔ اور انہیں اپنے مقدس باپ کا ایک قول یاد کراتا ہوں۔ جو وہ اکثر فرمایا کرتے تھے۔ "میاں اونٹ چالیس اور تو پینتالیس" اب ہماری خوشی تو جب ہی پوری ہو جب مولوی عبدالوہاب صاحب اس قول پر عمل کرنے میں ثابت ہو جائیں"۔ آمین۔

خاکسار ظفر اللہ خان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رسید مژدہ کہ ایام نو بہار آمد

(حضرت میر محمد اسحاق صاحب کے قلم سے)

حضرت حکیم الامت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ جسطرح حضرت مسیح موعود علیہ السّلام کے بعد جماعت میں سب سے بڑے روحانی طبیب تھے اسطرح ساری عمر آپکی جسمانی بیماریوں کو چنگا کرنیکی فکر میں گذری طبّی دُنیا میں جو شہرت آپکو حاصل تھی وہ کسی سے مخفی نہیں۔ راجا سے لیکر پرجا تک سب پر آپکا فیض جاری تھا۔ ایک طرف اگر جمّوں و کشمیر کا عظیم الشان مہاراجہ سالہا سال تک آپ کے زیر علاج رہا۔ تو دوسری طرف آپ کیلئے یہ امر باعثِ فخر تھا، کہ عالمِ رُوحانیّت کا عظیم الشان بادشاہ یعنی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بھی جب سے آپ قادیان میں ہجرت کر کے آئے وصال تک معالج رہے حضرت حکیم الامت یونانی ویدک اور انگریزی تینوں طریقوں سے علاج کرتے تھے۔ آپنے اپنی ساری عمر کے تیر بہدف مجرّبات اپنی قلم سے ایک بیاض میں قلمبند کئے جس میں ہر مرض کے بینظیر سے بینظیر نسخے درج ہیں۔ یہ بیاض آپ کے صاحبزادوں کے پاس ہے۔ حضرت مولوی صاحب کی وفات ۱۹۱۴ء میں ہوئی اسی وقت سے آجتک گو آپ کے بعض شاگردوں نے بعض نسخے بنا کر پبلک کو دیئے۔ مگر یہ گنجینہ پُوری طرح دنیا پر بند رہا۔ آپ کی وفات کے ۲۷ سال بعد خدا تعالیٰ نے آپکے صاحبزادوں کو یہ توفیق عطا فرمائی۔ کہ وہ اپنے حاذق الملک باپ کے مخفی مجرّبات کو اپنی نگرانی میں دیانت امانت۔ سچائی اور توجّہ سے خالص اور صحیح اجزاء سے تیار کر کے دُنیا کے فائدہ کے لئے پبلک میں لائیں۔ اور ہم خرما و ہم ثواب کا مصداق بنیں۔ اُنکی طرف سے اخبار الفضل کی ایک قریب کی اشاعت میں اس امر کا اعلان ہو چکا ہے۔ مَیں علیٰ وجہ البصیرت اس امر کے اعلان کی جرأت کرتا ہُوں۔ کہ حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ کے صاحبزادگان پوری توجہ اخلاص اور

ہمدردی کے ساتھ بینظیر باپ کے بے نظیر نسخوں کو

اپنی نگرانی میں بنوا رہے ہیں۔ اس لئے تمام دوستوں سے درخواست ہے کہ وہ اعلان کردہ ادویہ یا جو بھی نسخہ بنوانا چاہیں۔ وہ آرڈر دے کر بنوا سکتے ہیں

بالآخر دُعا ہے کہ اللہ تعالےٰ حکیم الامّت کے فیض کو تا ابد جاری فرمائے۔ آمین ثُمّ آمین۔

... دوائی منگواتے وقت مرض کی کیفیت ضرور لکھیں ...

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دواخانہ نورالدین رضؓ کے متعلق

حضرت ڈاکٹر مفتی محمد صادق صاحب کیا فرماتے ہیں؟

میری مدت سے یہ خواہش رہی کہ حضرت استاذی المعظم خلیفہ اوّل رضی اللہ عنہ جو ایک عرصہ تک مہاراجگان کے شاہی طبیب رہے۔ اور جن کے دستِ شفا کی شہرت دُور دُور تک تھی۔ ان کے طبّی تجربات سے دُنیا کو بہرہ ور کرتے رہنے کے واسطے ان کے صاحبزادوں میں سے کم از کم ایک پیشہ طبابت اختیار کرتا۔ صاحبزادہ مولوی عبدالمنان صاحب جب علیگڑھ جانے لگے۔ تو اُن سے مَیں نے یہی خواہش ظاہر کی۔ کہ وہ علیگڑھ میں طبّیہ کالج میں پڑھیں۔ مگر اُن کی بعض مصالح انہیں لٹریچر کی طرف لے گئیں۔ اب خدا تعالےٰ کا شکر ہے کہ صاحبزادگان حضرت مرحوم نے اپنی یونیورسٹی کی درسگاہوں سے فراغت حاصل کر کے طب کی طرف توجہ کی ہے۔ اور بالخصوص مولوی عبدالوہاب صاحب باقاعدہ مطب کرتے ہیں۔ اور مریضوں کا علاج کرتے ہیں اور مجھے کئی احمدی برادران نے بتلایا ہے۔ کہ ہمیں صاحبزادہ صاحب موصوف کے علاج سے اللہ تعالیٰ نے شفا عطا کی ہے مجھے مطب دیکھنے کا موقعہ ہوا ہے۔ اور بعض ادویہ کو خود بھی استعمال کیا ہے۔ تمام امراض کے نسخے تو حضرت مولانا صاحب کے لکھے ہوئے ان کے پاس محفوظ ہیں۔ مگر ان نسخوں کے مطابق محنت سے عمدہ اور اچھی حالت میں ادویہ کا مہیا کرنا ایک بہت ہی مشکل کام ہے۔ جس کو صاحبزادگان بہت عمدگی سے سرانجام دے رہے ہیں۔ پھر ان ادویہ کو مرکب کرنے اور خوشنما گولیوں اور معجونوں کی شکل میں تیار کرنے اور خوشنما بوتلوں میں پیک کرنے اور خوشخط لیبل لگانے کے معاملہ میں ایسی دقیقہ رسی سے کام لیا ہے کہ ولایت سے آئی ہوئی شیشیوں سے بھی خوشنما اور دیدہ زیب پیکنگ دیکھکر دل خوش ہوجاتا ہے۔ دعا ہے کہ اللہ کریم صاحبزادگان کے اس کام میں برکت دے اور اُنکی توجہ سے جسمانی اور رُوحانی بیماریوں سے شفا ہو۔ انہیں اللہ تعالیٰ کی رضامندی کے کاموں کے سرانجام دینے کی بہت بہت توفیق رفیق رہے۔

(مفتی) محمد صادق عفا عنہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صندلین

اگر جسم میں خون کم ہو تو اس کی وجہ عموماً جگر کی خرابی ہوتی ہے۔ کمی خون کے نتیجے میں دل کی دھڑکن و گھبرا ہٹ۔ ہاتھ اور پاؤں میں ورم سینہ میں جلن پیدا ہو جاتی ہے۔ ہاضم ٹھیک نہیں رہتا۔ سستی۔ آنکھوں کے آگے اندھیرا چھا جاتا ہے جسم تکان محسوس کرتا ہے۔ پژمردگی۔ نفخ۔ اشتہا کی کمی ہو جاتی ہے عصبی عوارض گھیر لیتے ہیں۔ جگر بھاری رہتا ہے۔ بدن ڈھیلا ہو جاتا ہے۔ مریض کا رنگ زرد مائل بہ کدورت ہو جاتا ہے۔ شانوں میں درد محسوس ہوتا ہے۔ تھوڑا سا کام کرنے سے دم پھول جاتا ہے پسلیوں کے نیچے بوجھ محسوس ہوتا ہے بعض لوگوں کو سر درد اور چکر آتے ہیں۔ مریض کا چہرہ بے رونق۔ منہ کا مزا خراب رہتا ہے۔ اگر یہ علامات ہوں تو آپ سمجھ لیجئے کہ آپ کے جسم میں خون کی کمی ہے۔ اور خون وہ شے ہے جس سے حرارت بدن قائم رہتی ہے۔ بلکہ زندگی کا مدار اسی پر ہے۔ کمی خون خواہ کثرت حیض یا بواسیر سے ہو۔ کسی عرصہ تک بیمار رہنے مثلاً ملیریا وغیرہ میں مبتلا رہنے سے۔ ان تمام حالات میں صرف صندلین کا استعمال ہی آپ کے لئے مفید ہے۔ کیونکہ صندلین میں وہ اجزاء بکثرت موجود ہیں جن پر خون کے پیدا ہونے کا انحصار ہے۔ صندلین اعلیٰ درجہ کی مصفی خون دوائی ہے۔ چہرہ کے رنگ کو نکھارتی ہے۔ اور حیض کی خرابیوں میں بھی اس کے استعمال کی سفارش کی جاتی ہے۔ قیمت یکصد قرص جو کہ ڈیڑھ ماہ کی خوراک ہیں۔ عہ۔ پچاس قرص عہ

نوٹ:۔ صندلین کے ہمراہ نور سالٹ یا معجون مُلیّن استعمال کرنا ضروری ہے۔

سرٹیفکیٹ ایک حاملہ مریضہ عام ضعف کی وجہ سے سخت تکلیف میں تھی۔ ایسے حالات میں عام طور پر مقویات نہیں دی جاتیں۔ اس لئے بڑے سوچ بچار کے بعد میں نے اسے صندلین کا استعمال کرایا جس سے حیرت انگیز فوائد علم میں آئے۔ مریضہ چند ایام میں ہی جملہ عوارض سے نجات پا گئی اور خوب توانا ہو گئی۔ بچہ بھی نہایت صحیح سلامت پیدا ہوا۔ یہ دوائی تصفیہ خون اور تولید خون کیلئے بھی بہت مفید ثابت ہوتی ہے۔ اور اٹھرا کیلئے بھی بہت اچھی چیز ہے۔

محمود احمد قریشی

سپرنٹنڈنٹ جرائم پیشہ اقوام

دوست دوائی منگواتے وقت مرض کی کیفیت ضرور لکھیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

امراضِ خاص

خاص امراض کی تشریح و تفصیل مشکل ہے۔ ان امراض کی اہمیت کسی توضیح کی محتاج نہیں بہت سے مریض ان کو لا علاج سمجھکر مایوس ہوجاتے ہیں۔ جو احباب ان میں سے کسی مرض کا شکار ہوں۔ یا ان کے علم میں کوئی دوست اس مرض میں گرفتار ہوں تو وہ اپنے مفصل حالات ہمیں لکھیں۔

حضرت حکیم الامت کی خاص قلمی بیاض کے مطابق ادویہ تیار کرکے مناسب قیمت پر ان کی خدمت میں بھیجی جائینگی۔ غیر معتبر اشتہاری ادویہ خرید کر اپنی صحت اور روپیہ کو برباد نہ کریں۔ بلکہ آج ہی سے "دواخانہ نورالدینؓ" کی تیار کردہ تیر بہدف ادویہ کا استعمال شروع کردیں:

قرصِ خاص

جریان کے مرض کی اہمیت کسی توضیح کی محتاج نہیں۔ اکثر مریض اسے لا علاج سمجھکر اپنی زندگی سے مایوس ہوجاتے ہیں۔ جو اصحاب اس مرض کا شکار ہوں، یا ان کے علم میں کوئی دوست اس مرض میں مبتلا ہوں، انہیں ہمارے دواخانہ کی خاص مجرب دوا **قرص خاص** ایک مرتبہ ضرور استعمال کرنی چاہیئے یہ دوا ہر قسم کے جریان میں لاجواب ثابت ہوئی ہے۔ اس کے استعمال سے پرانے سے پرانا جریان۔ رقت منی۔ ذکاوتِ حس۔ اور کثرت احتلام کی شکایت دور ہوجاتی ہے۔

غیر معتبر اشتہاری دوائیں خرید کر اپنی صحت اور روپیہ کو برباد نہ کریں۔ بلکہ آج ہی سے "دواخانہ نورالدینؓ" کی تیار کردہ تیر بہدف دوا قرصِ خاص کا استعمال شروع کردیں:

قیمت پچاس قرص دو روپیہ (عـگار)

نوٹ:۔ اس کے ساتھ نور سالٹ یا معجون مدیّن" استعمال کرنا ضروری ہے۔

دوست دوائی منگواتے وقت مرض کی کیفیت ضرور لکھیں:

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قرص خاص کے متعلق تازہ ترین

سرٹیفکیٹ

مَیں نے آپ کی دوائی قرصِ خاص ایک مریض کو استعمال کرائی جس سے خدا تعالےٰ کے فضل و کرم سے معجزانہ طور پر فائدہ ہُوا۔ دُعا ہے کہ اللہ تعالےٰ آپ کی ہر دوائی میں فائدہ رکھے۔ آمین

خاکسار محمد عبد اللہ آر۔ سی۔ سی۔

نوشہرہ کینٹ (سرحد)

معجونِ مُلیّن

قبض ایک عالمگیر بیماری ہے۔ اس کی وجہ سے خراب۔ زہریلے اور متعفّن مادے جسم میں جذب ہو کر طرح طرح کی بیماریاں پیدا کرتے ہیں۔ "معجونِ مُلیّن" کا استعمال

قبض کا بہترین علاج

ہے۔ یہ قطعی بے ضرر معجون دست نہیں لاتا جس سے کمزوری پیدا ہو۔ بلکہ بغیر مروڑا اور بے چینی کے بندھی ہوئی اجابت کھُل کر ہو جاتی ہے۔

معدہ کی خرابی اور زائد رطوبت کو دور کرنے، پیٹ کے بڑھنے کو روکنے اور آنتوں کو مضبوط کرنے کے لئے بھی "معجونِ مُلیّن" کا استعمال مفید ہے۔

قیمت دس تولہ ایک روپیہ آٹھ آنہ

دوست دوائی منگواتے وقت مرض کی کیفیت ضرور لکھیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اکسیر معدہ

یہ بے نظیر مرکب معدہ کی خاص دوا ہے۔ اس کے استعمال سے معدہ کے نازک نظام پر بڑا تسکین بخش اثر پڑتا ہے۔ بدہضمی، نفخ، کھٹے ڈکار، سینے کی جلن، پیٹ کی درد، باؤ گولہ جی کا متلانا، سستی، کمزوری، بھوک کم لگنا، خرابی جگر۔ ان تمام بیماریوں کے لئے اکسیر معدہ کا استعمال مفید ہے۔ بیماری کے بعد یا کمزوری، کثرتِ کار یا ثقیل غذاؤں کے زیادہ استعمال سے جب معدہ کمزور ہو گیا ہو۔ تب اس دوا کے استعمال سے بھوک بڑھ جاتی ہے اور ہاضمہ کی قوت تیز ہو کر آپ کو اپنی غذا سے زیادہ سے زیادہ قوت حاصل کرنے کے قابل بناتی ہے۔ اور

بواسیر میں بھی مفید پائی گئی ہے۔

قیمت یکصد (۱۰۰) قرص۔ ایک روپیہ بارہ آنہ (عہ/)

" پچاس (۵۰) قرص۔ ایک روپیہ (عہ/)

مرہم نور

ہر قسم کے زخموں اور پھوڑوں کا بہترین علاج

یہ عجیب و غریب مرہم ہر قسم کے گھاؤ، دنبل، پھوڑے، پھنسیوں اور زخموں کو گلنے سڑنے سے بچا کر تمام زہریلے اور فاسد مادوں کو ان کی جڑوں سے کھینچ نکالتا ہے۔ بگڑے ہوئے اور گندے سے گندے زخم اس کے استعمال سے اچھے ہو جاتے ہیں۔ اس کا ایک ہی پھایا اپنے حیرت انگیز اثرات دکھا دیتا ہے۔ اس مرہم کو استعمال کرنیکے بعد یقیناً آپ کسی دوسرے مرہم کو تلاش نہیں کرینگے۔

ایسی بہترین مرہم کا ہر گھر میں رہنا نہایت ضروری ہے۔

قیمت بڑی ڈبیہ۔ . . . . ایک روپیہ بارہ آنے

" چھوٹی ڈبیہ۔ . . . . ایک روپیہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

امراضِ نسواں

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ عورتوں کی امراض کا علاج اپنے حرم محترم کی معرفت کیا کرتے تھے۔ آپ نے اکثر امراض کا علاج ان کو بتلا دیا تھا۔ حضور کے حرم محترم عورتوں کو دیکھکر ان کا علاج کرتے ہیں۔ جو مریض عورتیں قادیان آئیں۔ وہ ان کے مشورہ سے فائدہ اٹھا سکتی ہیں۔ جو دوست مرض کے حالات لکھکر بذریعہ خط مشورہ حاصل کرنا چاہیں۔ وہ ہمیں لکھیں ؂

رفیقِ نسواں

رفیق نسواں عورتوں کی مخصوص بیماریوں کے لئے

حضرت حکیم الامّت کی نہایت کامیاب دوا

ہے اس کے استعمال سے ایامِ حیض کی خرابیاں دُور ہو جاتی ہیں۔ اگر حیض کی بے قاعدگی بندش یا کمی ہے۔ یا حیض کا خون تکلیف سے رُک رُک کر آتا ہے۔ ناف کے نیچے اُبھار ہے۔ دبانے سے دکھن محسوس ہوتی ہے۔ کمر اور پنڈلیوں میں درد رہتا ہے جی متلاتا ہے۔ یا ہاتھ پاؤں اور سر میں جلن ہے۔ کسی کام کرنے کو دل نہیں چاہتا۔ تو یہ سب باتیں ظاہر کرتی ہیں کہ آپ کو رفیق نسواں کا استعمال جلد سے جلد شروع کر دینا چاہیئے۔ کیونکہ وہ ان تکالیف کو دُور کر کے آپ میں قوّت و توانائی اور از سرِ نو صحتِ تازہ پیدا کر دے گی ؂

قیمت پچاس قرص دو روپے ؂ یکصد قرص تین روپے بارہ آنے

نوٹ :- زمانہ حمل میں رفیق نسواں استعمال نہیں کرنی چاہیئے ؂

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سیلان الرحم

سیلان الرحم کی شکایت آجکل ہندوستانی عورتوں میں بکثرت پھیل رہی ہے لیکن وہ بے چاری بوجہ شرم وحیا اس کا اظہار نہیں کرتیں۔ اور آخر اپنی قیمتی صحّت، حقیقی حُسن اور نکھار کو برباد کر لیتی ہیں۔ کیونکہ یہ مرض عورتوں کو دیمک کی طرح کھوکھلا کر دیتا ہے۔ یہی نہیں، بلکہ اس کا خمیازہ معصوم اور بے گناہ اولاد کو اٹھانا پڑتا ہے۔ اس لئے ضروری ہے، کہ مرد اپنی دیگر ذمہ داریوں کے علاوہ ایسے امور سے بھی غافل اور بے پرواہ نہ رہیں۔ اگر ان کے گھر والوں یا جوان لڑکیوں کی صحّت سیلان الرحم۔ پون یا لیکوریا کی وجہ سے برباد ہو رہی ہو تو فوراً حضرت حکیم الامّت سیّدنا نور الدّین ؓ کی خاص مجرّب دوا

اکسیر سیلان

پھر اسی چشمۂ فیض "دواخانہ نور الدّین ؓ" قادیان سے منگوا کر استعمال کرائیں۔ یہ بے خطا دوا رحم کو قوت دیتی، سفید و زردی مائل رطوبت کے اخراج کو بند کرتی اور سیلان کی تکلیف سے نجات دے کر نئی زندگی عطا کرتی ہے۔

قیمت ——— تین روپے

دوست دوائی منگواتے وقت مرض کی کیفیت ضرور لکھیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اٹھرا کا مکمل علاج

دُنیائے طبّ کا حیرت انگیز کارنامہ

ہم سالہا سال سے اٹھرا کا علاج حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ کے طریق علاج کے مطابق حضور کی قلمی بیاض کی روشنی میں کرتے ہیں۔ اور بفضلِ خدا یہ طریق علاج کامیاب رہتا ہے خدا نے اس سے کئی لوگوں کو بامراد کیا ہے جو دوست اس مرض کا علاج کروانا چاہیں۔ وہ مفصل حالات ہمیں لکھیں۔ انشاء اللہ وہ اپنی مراد پائیں گے ؛

۱۔ حمل سے قبل "قرص اٹھرا" و "نور سالٹ" یہ دونوں دوائیں کھانی چاہئیں۔ ان سے رحم کو طاقت اور صالح خون جسم میں پیدا ہوتا ہے۔ دل کو طاقت نیز عام صحت اچھی ہو جاتی ہے۔ قیمت یکصد قرص عہ ؛

۲۔ حمل کی حالت میں قرصِ اٹھرا کے علاوہ تریاق اٹھرا دی جاتی ہے۔ قیمت فی تولہ عہ یکدم مکمل کورس جو کہ گیارہ تولہ کا ہوتا ہے۔ منگوانے پر فی تولہ عہ صرف۔

۳۔ اگر اسقاط کی عادت ہو تو دوائی مانع اسقاط استعمال کرائی جاتی ہے۔ جس سے رحم کو سکون ملتا ہے۔ قیمت فی شیشی دو روپے صرف (عہ)

یہ اٹھرا اور اسقاط حمل کا مکمل علاج ہے۔ اس کے علاوہ اگر سفید پانی یعنی لیکوریا کی بیماری ہو تو اکسیر سیلان استعمال کرانی چاہیئے۔ جس کا بیان اکسیر سیلان میں ملاحظہ فرمائیں ؛

تازہ ترین سرٹیفکیٹ

دوائی واقعی آپ کی معجزہ ہے۔ خداوند کریم قیامت تک یہ دواخانہ اور ایسے ہی لائق سرپرست قائم رکھے۔ تاکہ غریب غرباء کو ازحد فائدہ پہونچتا رہے۔ اٹھرا والی دوائی سے اور بھی بہت سی شکایتیں نہیں وہ جاتی رہی ہیں۔ والسلام

خاکسار غلام محی الدین زرگر۔ اننت ناگ کشمیر ؛

نوٹ: دوائی منگواتے وقت مرض کی کیفیت ضرور لکھیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سُرمۂ مبارک

شہنشاہِ طبّ کی بیاض خاص کا تحفہ

یہ سرمہ ککروں کو زائل کرتا ہے۔ککروں کی وجہ سے آنکھوں میں آشوب یا زخم ہوگیا ہو۔ اور بینائی کم ہوتی جاتی ہو۔ آنکھوں میں خارش اور کھجلی ہو۔ تو اِن حالتوں میں

سرمۂ مبارک کا استعمال بہت مفید ہے

یہ سرمہ آنکھوں کو ہلکا اور صاف کرتا ہے۔ اس کا دائمی استعمال آنکھوں کو امراض و آفات سے محفوظ رکھتا ہے اس سرمہ کی خاص خوبی یہ ہے کہ یہ حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ کے اپنے نادر قیمتی اور نا گھسنے والے کھرل میں ہفتوں کی محنت سے تیار کیا گیا ہے ؛

قیمت ایک تولہ اڑھائی روپیہ (۲/۸) تین ماشہ بارہ آنے۔

تازہ ترین سرٹیفکیٹس

۱۔ اللہ تعالیٰ کا ہزار ہزار شکر ہے۔ کہ اس نے مجھے مولوی عبدالوہاب صاحب عمر کے سُرمۂ مبارک سے حیرت انگیز طور پر میری آنکھوں کی سُرخی کو دُور کیا۔ جبکہ اس سے پہلے میں کئی ادویات استعمال کر چکا تھا۔ اللہ تعالےٰ سے دُعا ہے کہ مولوی صاحب کے مطب کو دن دونا رات چوگنا ترقی عطا کرے۔ آمین۔ والسلام (خاکسار محمد مطیع اللہ قریشی)

۲۔ آپ کا "سرمۂ مُبارک" بہت مفید ثابت ہؤا ہے۔ براہِ مہربانی نصف تولہ سرمۂ مبارک اور بذریعہ وی۔پی جلدی بھیجکر مشکور فرمائیں ؛

خاکسار کلدیپ سنگھ اہلو والیہ از لاہور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قرصِ جواہر

طاقت کی بے نظیر دوا

یہ دوا اعصاب کو طاقت دیتی، دماغ کو تقویت پہونچاتی، دل کو مضبوط کرتی اور باہ کو حد درجہ بڑھاتی ہے۔ اس کا چند روزہ استعمال ہر طرح کی کمزوری دور کرکے نئی قوت اور توانائی پیدا کرتا اور جسم کی زائل شدہ طاقتوں کو بحال کرتا ہے۔ اس کا اثر مستقل اور دیرپا ہے۔ مردانہ قوت کو بڑھانے میں اس کے نتائج بہت ہی شاندار ثابت ہوتے ہیں۔

نوٹ:۔ قرص جواہر ہر موسم میں استعمال ہو سکتی ہیں۔

قیمت یکصد (۱۰۰) قرص چار روپے چودہ آنہ (للعہ)

عنبرین

اپنے جسم کو مضبوط بنائیے

عنبرین کا چند روزہ استعمال طبیعت میں انقلاب۔ جسم میں قوت اور خون میں جولانی پیدا کرتا ہے۔ اس سے دل، دماغ، معدہ، جگر اور گردوں کو قوت پہونچتی ہے۔ اور پٹھوں میں طاقت آتی ہے جسم کی پژمردگی، درماندگی، نقاہت، ناتوانی اور کمزوری دور ہوجاتی ہے۔ قوتِ مردمی بڑھتی ہے آپ نوجوان بن کر زندگی کا لطف اٹھا سکتے ہیں۔

آپ کو اپنی حفاظت اور بیماریوں کے مقابلہ کی قوت حاصل کرنے کیلئے بھی اس دیرپا اور مستقل اثر رکھنے والے معجون کی ضرورت ہے۔ مُشک، عنبر، زعفران اور قیمتی جواہرات اسکے خاص اجزا ہیں قیمت پانچتولہ ساڑھے چار روپے للعہ۔ نوٹ:۔ عنبرین ہر موسم میں استعمال ہو سکتی ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لبوبِ کبیر

طبِ یونانی کا مایۂ ناز نسخہ

کمزوری۔ معدہ۔ دل۔ دماغ۔ جگر۔ گردوں کی اصلاح و طاقت کے لئے حیرت انگیز دوا۔ چند روز کا استعمال طبیعت میں انقلاب، صورت میں تبدیلی۔ جسم میں قوت اور خون میں جولانی پیدا کردیگا کھوئی ہوئی طاقت دوبارہ حاصل ہوگی۔ آپ نوجوان بن کر زندگی کا لطف اٹھا سکیں گے۔ رگوں میں نیا خون دَوڑیگا۔ اور تمام اعضائے رئیسہ میں حیرت انگیز قوت آجائے گی۔ اولاد پیدا ہوگی ؛

لبوبِ کبیر ؛۔ دیرپا اور مستقل اثر رکھتا ہے ہر موسم میں استعمال ہوسکتا ہے۔ عورتوں کے لئے بھی یکساں مفید ہے۔ اعضائے رئیسہ کو تقویت دیگر اور ہر طرح کی کمزوری دُور کرکے نئی زندگی بخشتا ہے دل و دماغ کو طاقت دیتا ہے۔ ہم ذیل میں اس نسخہ کے اجزاء درج کرتے ہیں۔ تاکہ آپ کو معلوم ہوجائے کہ یہ نسخہ کس قدر عظیم الشان ہے۔ اس کے اجزاء حضرت خلیفۃ المسیح اوّل رضؓ نے اس طرح درج فرمائے ہیں ؛۔ مغز پستہ۔ مغز بادام۔ مغز فندق۔ مغز چرونجی۔ مغز اخروٹ۔ ماہی روبیاں۔ خولنجان شقاقل۔ بہمنین۔ زنجبیل۔ کنجد مقشر۔ دارچینی ملد۔ سنبل الطیب۔ سُعد کوفی۔ قرنفل۔ کباب چینی۔ تخم کدو۔ تخم ترب۔ تخم شلغم۔ تخم پیاز۔ تخم ہلیون۔ تخم بارتنگ۔ درونج عقربی۔ نرکچور۔ جوازبوا۔ زسباسہ دارفلفل۔ ثعلب مصری۔ انجیر تازہ۔ مغز سر کنجشک خشخاش۔ قضیب گاؤ۔ سورنجان۔ پودینہ۔ مایۂ شتر اعرابی۔ زعفران مصطگی۔ عودخام۔ ورق سونا۔ ورق چاندی۔ عنبر اشہب۔ مُشک۔ شہد خوراک چھ ماشہ اجزاء دیکھنے سے آپ کو علم ہوگیا ہوگا۔ کہ یہ نسخہ تیار کرنے میں کتنی کوشش اور محنت صرف ہوئی ہوگی۔ باہر کے دواخانے ہم سے لبوب کبیر سیروں کی مقدار میں منگواتے ہیں ؛

دس تولہ قیمت دو (۲) روپیہ ؛ جو بیس (۲۰) دن کے لئے کافی ہے۔

دوست دوائی منگواتے وقت مرض کی کیفیت ضرور لکھیں ؛

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نور سالٹ

دائمی قبض اور جوڑوں کے درد کا بہترین علاج

اکثر امراض کی جڑھ قبض ہوتی ہے۔ قبض کی وجہ سے انسانی جسم میں پیدا شدہ زہریں خون کو گندہ کرتی رہتی ہیں قبض والے مریضوں کو کبھی سردرد کبھی کمر درد۔ کبھی جوڑوں میں درد ہوجاتا ہے۔ گٹھیا اور وجع المفاصل (جوڑوں کی دردیں) پیدا ہوجاتی ہیں ہضم خراب ہوجاتا ہے۔ معدہ اور جگر بخوبی کام نہیں کرتے۔ عورتوں کو نسوانی امراض گھیر لیتی ہیں۔ جو کبھی لیکوریا (سفید پانی) کی شکل میں نمودار ہوتی ہیں اور کبھی حیض کی بے قاعدگی کی شکل اختیار کر لیتی ہیں۔ ان سب امراض سے بچنے کیلئے "دواخانہ نورالدین" آپ کی خدمت میں "نور سالٹ" پیش کرتا ہے۔ دس تولہ کی شیشی جو کہ چار ماہ کیلئے کافی ہے۔ قیمت صرف ڈیڑھ روپیہ ہے۔ پانچ تولہ چودہ آنہ صرف؛

صندل پوڈر

حضرت خلیفہ اولؓ کا مشہور نسخہ ہے

بہترین مصفّی و مولد خون دوائی ہے۔ بچوں کے پھوڑے پھنسیاں ۲ و ۲ رتّی کی مقدار میں کھلانے سے ایک ہفتہ کے اندر اندر اچھی ہوجاتی ہیں۔ عورتوں میں حیض کی کمی جو بوجہ کمیٔ خون کے ہو۔ ۲ تین تولہ صندل پوڈر کے استعمال سے دُور ہوجاتی ہے؛

قیمت فی تولہ ۲ آنہ ؛ پانچ تولہ آٹھ آنہ

دوست دوائی منگواتے وقت مرض کی کیفیت ضرور لکھیں؛

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مرکب افسنتین

حضرت خلیفہ اوّل رضؓ کے مطب میں سب سے زیادہ استعمال ہونے والا نسخہ۔ معدہ۔ جگر۔ بواسیر۔ پیٹ کے کیڑے۔ بخار وغیرہ کے لئے مجرّب ہے۔ نصف صدی سے زائد سینکڑوں مریضوں پر اس کا تجربہ کیا گیا ہے۔ خوراک ایک ماشہ۔ قیمت چار آنہ تولہ۔ پانچ تولہ ایک روپیہ ؛

دوائی نوشادر

اس دوائی میں دو خوبیاں ہیں۔ نہ صرف معدہ کیلئے مفید ہے بلکہ نہایت اعلیٰ درجہ کا منجن بھی ہے۔ حضرت خلیفہ اوّل رضؓ کے مطب کا مشہور نسخہ ہے ؛

قیمت چار آنہ تولہ ؛ پانچ تولہ ایک روپیہ

اکسیر پائیوریا:۔ اس میں ٹنکچر آئیوڈین ریکٹی فائیڈ۔ ٹنکچر مر۔ ٹنکچر آیکونائٹ وغیرہ اجزاء شامل ہیں۔ اس میں خوبی یہ ہے، کہ لگاتے ہی دانتوں کی جڑوں میں پہنچ جاتا ہے۔ بہترین قاتل جراثیم دوائی ہے۔ مرض پائیوریا کے لئے بیحد مفید پایا گیا ہے۔ قیمت فی شیشی ایک روپیہ ؛

ضروری اعلان:۔ آخر میں ہم یہ اعلان کر دینا بھی ضروری سمجھتے ہیں۔ کہ جو دوست ہماری کوئی دوائی منگوائیں۔ وہ مرض کی پوری علامات ہمیں لکھدیں۔ تاکہ ہم اپنی پیٹنٹ دوائی کے علاوہ مزید مشورہ دینا چاہیں تو دے سکیں۔ یا ممکن ہے کہ جو دوائی انتخاب کی گئی ہو ہماری رائے میں کوئی اور دوائی اس سے بہتر ہو یا کوئی دوا پیٹنٹ دوائی کے ساتھ استعمال کرانی مفید ہو۔ تو ہم مریض کو اس کے استعمال کرنے کا مشورہ دے سکیں ؛

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سخت امراض کی فہرست

کیا آپ خدانخواستہ ان میں سے کسی مرض میں

مُبتلاء ہیں؟

آنکھوں کی بیماریاں
بچوں کی بیماریاں
امراض جگر و معدہ
پیچش
ذیابیطس
نزلہ

بالوں کی بیماریاں
کمزوری دماغ
کمزوری اعضاء ہضم
ضعف قلب
ضعف ہاضمہ
ضعف جگر

[illegible]
اٹھرا
[illegible]

حمل اسقاط
خرابی ایام
سیلان الرحم
امراض خون
ضعف باہ
دق و سل

گنٹھ مالا
تلی
پائیوریا
گنٹھیا
زچّہ کا بخار
جنون

اگر ایسا ہے

تو آپ اپنی مرض کے مفصّل حالات ہمیں لکھکر بھیجیے۔ ساتھ ہی یہ بھی لکھدیجیے۔ کہ کتنی قیمت کی دوائی ہو۔ ہم انشاءاللہ حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضؓ کے قلمی مجرّبات میں سے مرض کے مُطابق دوائی تیار کر کے آپ کی خدمت میں بھیجدینگے۔ انشاءاللہ آپ اس دواخانہ کی دوائیں استعمال کر کے مایوس نہیں ہونگے

سید محمد باقر خوشنویس

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ستّر کتابیں

صرف پچیس روپے میں

حضرت مسیح موعود علیہ السّلام کی ستر (۷۰) کتابیں جو رسالہ "ریویو" کے سائز پر قریباً چھ ہزار صفحوں کی ہیں، صرف پچیس روپے میں فروخت ہو رہی ہیں، پہلے یہ کتابیں تیس (۳۰) روپے میں فروخت ہوتی تھیں۔ مگر اب پہلے سٹاک میں سے بعض ختم ہو گئی ہیں۔ اس لئے قیمت پچیس روپے کر دی گئی ہے۔ بعض کتابوں کے نام یہ ہیں:۔

- براہین احمدیہ مکمل پانچوں حصص
- سرمہ چشم آریہ۔ ازالہ اوہام مکمل
- آئینہ کمالاتِ اسلام۔
- شہادت القرآن۔ نور القرآن۔
- انجامِ آتھم۔
- ایام الصّلح
- مسیح ہندوستان میں۔
- تریاق القلوب
- تحفہ گولڑویہ
- اربعین ہر چہار حصّہ
- نسیمِ دعوت
- تذکرۃ الشہادتین
- نزول المسیحؑ
- لجّۃ النّور

یہ سب کتابیں بالکل نئی ہیں۔ آرڈر کے ہمراہ ۲۵ روپے ارسال فرماویں:۔

مینیجر رسالہ ریویو۔ اُردو۔ قادیان

رجسٹرڈ ایل نمبر ۱۱۶۹

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تفسیر سروری

تفسیر سروری

یعنی

جماعت احمدیہ کے مفسر قرآن حضرت مولانا سید محمد سرور شاہ صاحب کی وہ تفسیر القرآن جو رسالہ ریویو (اردو) میں چھپتی رہی ہے اور جسمیں حضرت خلیفہ اولؓ کی تفسیر بھی بیان ہوئی ہے اسکی چند گنتی کی جلدیں برائے فروخت دفتر میں موجود ہیں۔ یہ تفسیر شروع سے آٹھویں پارے تک کی ہے۔ مگر درحقیقت اسمیں سارے قرآن مجید کے مشکل مقامات حل کئے گئے ہیں۔ یہ نہایت عام فہم تفسیر ہے اسکے پڑھنے سے حسب استعداد تفسیر القرآن کا ملکہ پیدا ہوجاتا ہے۔ رسالہ ریویو کے سائز پر اسکے کل دو ہزار صفحے ہیں پہلے اس کی قیمت پندرہ روپے تھی۔ مگر اب بعض فوری ضروریات کی وجہ سے اسکی رعایتی قیمت صرف چھ روپے رکھی گئی ہے۔ آج ہی بذریعہ منی آرڈر بنام مینیجر رسالہ ریویو (اردو) ارسال فرماکر اپنے لئے ایک جلد محفوظ کرالیں۔ بعد میں یہ بیش بہا خزانہ کسی قیمت پر بھی نہ مل سکے گا۔ مجلد کی قیمت ساڑھے سات روپے ہے۔

ملنے کا پتہ

مینیجر رسالہ ریویو (اردو) قادیان

(اللہ بخش سٹیم پریس قادیان میں بھائی عبدالرحمن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے چھاپ کر قادیان سے مالکان کے لئے شائع کیا)